

دسویں جماعت  
دفاعی مطالعات  
(سرگرمی کی کتاب)

# بھارت کا آئین

## حصہ 4 الف

### بنیادی فرائض

حصہ 51 الف

بنیادی فرائض - بھارت کے ہر شہری کا یہ فرض ہوگا کہ وہ...

- (الف) آئین پر کاربند رہے اور اس کے نصب العین اور اداروں، قومی پرچم اور قومی ترانے کا احترام کرے۔
- (ب) ان اعلیٰ نصب العین کو عزیز رکھے اور ان کی تقلید کرے جو آزادی کی تحریک میں قوم کی رہنمائی کرتے رہے ہیں۔
- (ج) بھارت کے اقتدار اعلیٰ، اتحاد اور سالمیت کو مستحکم بنیادوں پر استوار کر کے ان کا تحفظ کرے۔
- (د) ملک کی حفاظت کرے اور جب ضرورت پڑے قومی خدمت انجام دے۔
- (ه) مذہبی، لسانی اور علاقائی و طبقاتی تفرقات سے قطع نظر بھارت کے عوام الناس کے مابین یک جہتی اور عام بھائی چارے کے جذبے کو فروغ دے نیز ایسی حرکات سے باز رہے جن سے خواتین کے وقار کو ٹھیس پہنچتی ہو۔
- (و) ملک کی ملی جلی ثقافت کی قدر کرے اور اسے برقرار رکھے۔
- (ز) قدرتی ماحول کو جس میں جنگلات، جھیلیں، دریا اور جنگلی جانور شامل ہیں محفوظ رکھے اور بہتر بنائے اور جانداروں کے تئیں محبت و شفقت کا جذبہ رکھے۔
- (ح) دانشورانہ رویے سے کام لے کر انسان دوستی اور تحقیقی و اصلاحی شعور کو فروغ دے۔
- (ط) قومی جائیداد کا تحفظ کرے اور تشدد سے گریز کرے۔
- (ی) تمام انفرادی اور اجتماعی شعبوں کی بہتر کارکردگی کے لیے کوشاں رہے تاکہ قوم متواتر ترقی و کامیابی کی منازل طے کرنے میں سرگرم عمل رہے۔
- (ک) اگر ماں باپ یا ولی ہے، چھ سال سے چودہ سال تک کی عمر کے اپنے بچے یا وارڈ، جیسی بھی صورت ہو، کے لیے تعلیم کے مواقع فراہم کرے۔

## GALLANTRY AWARDS FOR ARMED FORCES

There are two categories of gallantry awards given to the persons of the armed forces.

**Those for gallantry in the face of the enemy.**

### Param Vir Chakra (PVC)



Awarded for most conspicuous bravery or some daring or pre-eminent act of valour or self sacrifice, in the presence of the enemy, whether on land, at sea, or in the air.

### Maha Vir Chakra (MVC)



For acts of gallantry in the presence of the enemy on land, at sea or in the air.

### Vir Chakra (VrC)



For acts of gallantry in the presence of the enemy, whether on land or at sea or in the air.

### Sena Medal



Awarded to an individual from the Army, for acts of exceptional devotion to duty or courage as have special significance for the Army.

### Nao Sena Medal



Awarded to an individual from the Navy, for such individual acts of exceptional devotion to duty or courage as have special significance for the Navy.

### Vayu Sena Medal (SM)



Awarded to an individual from the Air Force, for acts of gallantry in the presence of the enemy, whether on land or at sea or in the air.

سرکاری فیصلہ نمبر: ابھياس-۲۱۱۶/ (پر۔ نمبر ۱۶/۴۳) ایس ڈی-۳ موٲر ۲۵ جولاء ۲۰۱۶ء کے مطابق  
قائم کردہ رابطہ کارکنی کی ۲۹ دسمبر ۲۰۱۷ء کو منعقدہ نشست میں اس سرگرمی کی کتاب کو  
تعلیمی سال ۱۹-۲۰۱۸ء سے درسی کتاب کے طور پر منظور دی گئی۔

# دفاعی مطالعات

(سرگرمی کی کتاب)

دسویں جماعت



مہاراشٹر راجیہ پاٹھیہ پستک نرمتی و ابھیاس کر م سنشودھن منڈل، پونہ۔



اپنے اسمارٹ فون میں انسٹال کردہ Diksha App کے توسط سے درسی کتاب  
کے پہلے صفحے پر درج Q.R. code اسکن کرنے سے ڈیجیٹل درسی کتاب اور  
ہر سبق میں درج Q.R. code کے ذریعے متعلقہ سبق کی درس و تدریس کے  
لیے مفید سمعی و بصری وسائل دستیاب ہوں گے۔

مہاراشٹر راجیہ پاٹھیہ پبلیک نرمتی وابھیاس کرم سنشو دھن منڈل، پونہ-۲۰۰۲۱۱

اس کتاب کے جملہ حقوق مہاراشٹر راجیہ پاٹھیہ پبلیک نرمتی وابھیاس کرم سنشو دھن منڈل، پونہ کے حق میں محفوظ ہیں۔ کتاب کا کوئی بھی حصہ ڈائریکٹر، مہاراشٹر راجیہ پاٹھیہ پبلیک نرمتی وابھیاس کرم سنشو دھن منڈل کی تحریری اجازت کے بغیر شائع نہیں کیا جاسکتا۔

پہلا ایڈیشن: 2018 ©  
جدید ایڈیشن: ۲۰۲۲ء  
(2022)

### Co-ordinator (Urdu)

Khan Navedul Haque Inamul Haque,  
Special Officer for Urdu,  
M.S. Bureau of Textbooks, Balbharati

### Urdu D.T.P. & Layout

Asif Nisar Sayyed,  
Yusra Graphics,  
305, Somwar Peth, Pune-11.

### Cover & Designing

Shri Ramesh Malge

### مضمون دفاعی مطالعات کمیٹی:

- پروفیسر ڈاکٹر شری کانت پراچے، صدر
- بریگیڈ میجر ایس۔ جی۔ گوکھے (سبکدوش)، رکن
- کرنل پرمودن مراٹھے (سبکدوش)، رکن
- ڈاکٹر وجے جادھو، رکن
- ڈاکٹر شاننارام بڑگزر، رکن
- شری دیبھناتھ کالے (مدعو)
- ڈاکٹر اے جے کمار لوگے (رکن سکریٹری)

### Production

Shri Sachchitanand Aphale  
Chief Production Officer

Shri Vinod Gawde  
Production Officer

Smt Mitali Shitap  
Assistant Production Officer

### Paper

70 GSM Creamvowe

### Print Order

N/PB/2022-23 (00,000)

### Printer

M/s.

### Publisher :

Shri Vivek Uttam Gosavi  
Controller,  
M.S. Bureau of Textbook Production,  
Prabhadevi, Mumbai - 25

### مترجمین:

- وجاہت عبدالستار
- خان حسنین عاقب محمد شہبان خان
- سید آصف نثار

### رابطہ کار مراٹھی:

ڈاکٹر اے جے کمار لوگے  
اسپیشل آفیسر، عملی تجربہ اور  
انچارج اسپیشل آفیسر، حفظانِ صحت اور جسمانی تعلیم  
بال بھارتی، پونہ

### نقشہ نویس:

روی کرن جادھو  
بال بھارتی، پونہ

## بھارت کا آئین

### تمہید

ہم بھارت کے عوام متانت و سنجیدگی سے عزم کرتے ہیں کہ بھارت کو  
ایک مقتدر سماج وادی غیر مذہبی عوامی جمہوریہ بنائیں  
اور اس کے تمام شہریوں کے لیے حاصل کریں:  
انصاف، سماجی، معاشی اور سیاسی؛  
آزادی خیال، اظہار، عقیدہ، دین اور عبادت؛  
مساوات بہ اعتبار حیثیت اور موقع،  
اور ان سب میں  
اُخوت کو ترقی دیں جس سے فرد کی عظمت اور قوم کے اتحاد اور  
سالمیت کا تیقن ہو؛  
اپنی آئین ساز اسمبلی میں آج چھتیس نومبر ۱۹۴۹ء کو یہ آئین  
ذریعہ ہذا اختیار کرتے ہیں،  
وضع کرتے ہیں اور اپنے آپ پر نافذ کرتے ہیں۔

## راشٹر گیت

جَن گَن مَن - اِدھ نایک جیہ ہے  
بھارت - بھاگیہ ودھاتا۔

پَنجاب، سِنڈھ، گجرات، مراٹھا،  
دراوڑ، اُتکل، بنگ،

وَنڈھیہ، ہماچل، یَمنا، گنگا،  
اُچھل جَل دھ ترنگ،

تو شُبھ نامے جاگے، تو شُبھ آسَس ماگے،  
گا ہے تو جیہ گا تھا،

جَن گَن منگل دایک جیہ ہے،  
بھارت - بھاگیہ ودھاتا۔

جیہ ہے، جیہ ہے، جیہ ہے،  
جیہ جیہ جیہ، جیہ ہے۔

## عہد

بھارت میرا ملک ہے۔ سب بھارتی میرے بھائی اور بہنیں ہیں۔

مجھے اپنے وطن سے پیار ہے اور میں اس کے عظیم و گونا گوں ورثے پر  
فخر محسوس کرتا ہوں۔ میں ہمیشہ اس ورثے کے قابل بننے کی کوشش کروں گا۔

میں اپنے والدین، استادوں اور بزرگوں کی عزت کروں گا اور ہر ایک  
سے خوش اخلاقی کا برتاؤ کروں گا۔

میں اپنے ملک اور اپنے لوگوں کے لیے خود کو وقف کرنے کی قسم کھاتا  
ہوں۔ اُن کی بہتری اور خوش حالی ہی میں میری خوشی ہے۔

## پیش لفظ

عزیز دوستو!

دسویں جماعت میں آپ سب کا استقبال ہے۔ 'دفاعی مطالعات' کے موضوع پر یہ سرگرمی بیاض آپ کو سونپتے ہوئے ہمیں بہت خوشی محسوس ہو رہی ہے۔

اس کتاب میں 'تحفظ' کے تصور کی بدلتی ہوئی ساخت، آفات کا حسن انتظام اور آفات کے تدارک میں فوج کی کارکردگی سے متعلق مختصر معلومات دی ہوئی ہے۔ ہمیں اُمید ہے کہ عالم کاری کی اکیسویں صدی میں دفاعی مطالعات سے متعلق ضروری معلومات حاصل کرنے اور اس شعبے میں کامیاب پیش رفت کے لیے اس مضمون کے ذریعے آپ کو مناسب رہبری حاصل ہوگی۔

آپ بخوبی جانتے ہیں کہ دفاعی مطالعات کو بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ دفاعی مطالعات کی سرگرمیوں کی کتاب کا مقصد آپ میں ملکی سلامتی، قومی مفاد اور حب وطن جیسی اقدار کو پروان چڑھانا ہے۔ مباحثوں، علاقائی سیر، انٹرویو جیسی مختلف سرگرمیوں کے ذریعے آپ اس کی آموزش کریں گے۔ آپ تمام سرگرمیوں کو ضرور انجام دیجیے۔ ان سرگرمیوں کے ذریعے آپ کی فکر کو جلا ملے گی۔ مباحثوں کے ذریعے حاصل کردہ نکات اور معلومات لکھنے کے لیے کتاب میں کافی جگہ فراہم کی گئی ہے۔ جہاں ضرورت ہو اپنے اساتذہ، سرپرستوں اور ہم جماعت ساتھیوں کی مدد لیجیے۔

ٹکنالوجی کے اس تیز رفتار دور میں کمپیوٹر، اسمارٹ فون وغیرہ کے استعمال سے آپ بخوبی واقف ہیں۔ سرگرمی کی کتاب کی آموزش کے دوران اطلاعی موصلاتی ٹکنالوجی کے وسائل کا مناسب استعمال کیجیے تاکہ آپ کی آموزش بہتر ہو۔ سرگرمی کی کتاب کے مطالعے، آموزش اور تفہیم کے دوران آپ کو جو نکات پسند آئیں نیز آموزش کے دوران جو مشکلات پیش آئیں یا جو سوالات پیدا ہوں ان سے ہمیں ضرور مطلع کیجیے۔

آپ کی تعلیمی ترقی کے لیے نیک خواہشات!



(ڈاکٹر سنیل کمار)

ڈائریکٹر

مہاراشٹر راجیہ پاٹھیہ پبلیکیشنز

ابھیاس کرم سنشو دھن منڈل، پونہ

پونہ۔

تاریخ: ۲۸ مارچ ۲۰۱۸ء، گڈی پاڑوا

بھارتی سور: ۲۷ پھاگن ۱۹۳۹



## دفاعی مطالعات (Defence Studies)

### درس و تدریس اور سرگرمیوں کی عمل آوری سے متعلق نقطہ نظر:

گزشتہ سال ہم نے نوین جماعت میں قومی سلامتی کے خاکے کا مطالعہ کیا۔ ملک کی سلامتی کے لیے اور باہری طاقتوں کے کسی بھی قسم کے حملے سے تحفظ کے لیے بھارت کے فوجی دستوں اور نیم فوجی دستوں کی ضرورت کے مطالعے پر توجہ مرکوز کی گئی تھی۔ امن و سلامتی کے لیے پولس محکمے کی اہمیت کا مطالعہ کیا۔ تحفظ کا تصور صرف روایتی نقطہ نظر سے قومی سلامتی کے خاکے سے جوڑا جاتا ہے۔ قومی سلامتی میں فوج کا حصہ اہم ہوتا ہے لیکن وہ قومی سلامتی کا واحد جز نہیں ہوتا۔ یہ نظریہ ملک کی سلامتی پر توجہ مرکوز کرتا ہے اس لیے اسے 'ملک مرکوز نظریہ' بھی کہتے ہیں۔ یہ خاص طور پر فوجی دستوں کی طاقت کے استعمال اور اپنے ملک کی سرحدوں کی حفاظتی صلاحیتوں پر مبنی ہے۔

اس سال ہم قومی سلامتی کے خاکے کا تفصیلی مطالعہ کریں گے جو روایتی نظریے سے مختلف ہے۔ قومی سلامتی کا تعلق ملک کے امن، استحکام اور ترقی سے ہے۔ اس لیے عوام اور ان کی روزمرہ زندگی سے متعلق تمام پہلوؤں کو سمجھنا ضروری ہے جس کے لیے داخلی تحفظ کے ساتھ ساتھ آفات کے حسن انتظام کا مطالعہ بھی ضروری ہے۔ یہاں ہم قومی سلامتی پر سائنس اور ٹکنالوجی کی ترقی کے ہونے والے اثرات کو سمجھیں گے اور فوجی دستوں میں ملازمت کے مواقع کا بھی مطالعہ کریں گے۔

### درس و تدریس:

- (۱) ہر سبق کی مختصراً معلومات دی ہوئی ہے۔ اساتذہ سے توقع ہے کہ وہ اسے بنیاد بنا کر مزید معلومات دیں اور ضروری حوالوں کا بھی استعمال کریں۔
- (۲) دیے ہوئے درسی مواد کی مؤثر آموزش کے پیش نظر اساتذہ ہر طالب علم کو سرگرمیوں میں عملی طور پر حصہ لینے کی ترغیب دیں۔ سرگرمیوں میں درج نکات پر گفتگو کر کے اس سرگرمی کو تحریری شکل میں مکمل کروائیں۔
- (۳) ہفتے میں ایک مرتبہ اخبارات اور رسائل کے توسط سے بھارت کے دفاع سے متعلق مسائل پر مبنی خبروں پر مباحثہ منعقد کر کے طلبہ کو اظہار رائے کا موقع فراہم کریں۔
- (۴) حالات کے مطابق مجوزہ علاقے کے دورے کا انعقاد کر کے قیادت و تعاون، گفتگو کی مہارت وغیرہ کو فروغ دینے کی کوشش کریں۔

### مضمون کی قدر پیمائی

- (۱) اس مضمون کا آزادانہ تحریری امتحان نہیں ہے۔
- (۲) دی ہوئی سرگرمی بیاض میں تحریری کام کے لیے 40% نمبرات مختص کیے گئے ہیں۔
- (۳) مباحثہ، کسی علاقے کی تعلیمی سیر، ملاقات، رول پلے (اداکاری) کے لیے 60% نمبرات مختص کیے گئے ہیں۔
- (۴) حاصل کردہ نمبرات کو درجے میں تبدیل کر کے طلبہ کو درجہ تفویض کیا جائے۔

## دفاعی مطالعات سے متعلق صلاحیتیں - دسویں جماعت

نمبر شمار	جز	متوقع صلاحیتیں
۱-	قومی سلامتی کے تصور کی بدلتی ہوئی صورت	<ul style="list-style-type: none"> <li>○ حب وطن اور قومی اقدار کو پروان چڑھانا۔</li> <li>○ قومی سلامتی کے تصور کی بدلتی ہوئی صورت کو سمجھنا۔</li> <li>○ انسانی تحفظ کی اہمیت و افادیت کو سمجھنا۔</li> <li>○ مشمولی تحفظ اور انسانی تحفظ کا تصور سمجھنا۔</li> </ul>
۲-	داخلی سلامتی	<ul style="list-style-type: none"> <li>○ قومی سلامتی کو درپیش اندرونی چیلنجز سمجھنا۔</li> <li>○ داخلی سلامتی کو درپیش خطرات سمجھنا۔</li> <li>○ داخلی سلامتی سے متعلق فوج کی کارکردگی کی معلومات حاصل کرنا۔</li> </ul>
۳-	آفات کا حسن انتظام	<ul style="list-style-type: none"> <li>○ آفات کے حسن انتظام کے تصور کو سمجھنا۔</li> <li>○ خطرات اور آفات کا فرق سمجھنا۔</li> <li>○ قدرتی آفات اور انسان کی پیدا کردہ آفات کا فرق سمجھنا۔</li> <li>○ آفات کے حسن انتظام کا دائرہ سمجھنا۔</li> </ul>
۴-	آفات کے حسن انتظام میں فوج کی کارکردگی	<ul style="list-style-type: none"> <li>○ قومی سلامتی پر قدرتی آفات کے ہونے والے اثرات کا مطالعہ کرنا۔</li> <li>○ آفات کے حسن انتظام کے مراحل سمجھنا۔</li> <li>○ آفات کے وقت فوج کے ذریعے کی گئی مدد کا مطالعہ کرنا۔</li> </ul>
۵-	سائنس، ٹکنالوجی اور قومی سلامتی	<ul style="list-style-type: none"> <li>○ سائنس، ٹکنالوجی اور قومی سلامتی کے باہمی تعلقات کا مطالعہ کرنا۔</li> <li>○ خلا اور میزائل ٹکنالوجی کی ترقی کا مطالعہ کرنا۔</li> <li>○ جوہری ٹکنالوجی میں بھارت کی کارکردگی کا مطالعہ کرنا۔</li> <li>○ الیکٹرانکس اور سائبر ٹکنالوجی کا مطالعہ کرنا۔</li> <li>○ جدید ٹکنالوجی کا حفاظتی انتظام میں استعمال سمجھنا۔</li> </ul>
۶-	ہتھیار بند فوج میں ملازمت کے مواقع	<ul style="list-style-type: none"> <li>○ فوج میں ملازمت کے مواقع اور داخلے کے عمل کو سمجھنا۔</li> </ul>

## فہرست

نمبر شمار	سبق کا نام	صفحہ نمبر
۱۔	قومی سلامتی کے تصور کی بدلتی ہوئی صورت .....	۱
۲۔	داخلی سلامتی .....	۶
۳۔	آفات کا حسن انتظام .....	۱۵
۴۔	آفات کے حسن انتظام میں فوج کی کارکردگی .....	۲۴
۵۔	سائنس، ٹیکنالوجی اور قومی سلامتی .....	۳۰
۶۔	ہتھیار بند فوج میں ملازمت کے مواقع .....	۴۳

## قومی سلامتی کے تصور کی بدلتی ہوئی صورت

روایتی انداز میں سوچا جائے تو قومی سلامتی کے معنی ہوتے ہیں خارجی حملوں سے ملک کی حفاظت کرنا۔ حفاظت کے لیے فوجی شعبہ ضروری ہے لیکن وہ قومی تحفظ کا واحد عنصر نہیں ہوتا۔ اگر کسی ملک کو حقیقی معنوں میں محفوظ رہنا ہے تو اس کے لیے حفاظت کی دیگر اقسام کا بھی خیال کیا جاتا ہے۔ فوج کے علاوہ سفارت (Diplomacy) یا سیاست، سماج، ماحولیات، توانائی کے ساتھ ساتھ قدرتی دولت، معاشی طاقت اور انسانی قوت بھی اتنے ہی اہم ہیں۔ قومی تحفظ کا مقصد عوام میں امن اور بھائی چارہ قائم کرنا، ان کی سماجی، معاشی اور نجی زندگی میں استحکام پیدا کرنا، اعلیٰ نظم و نسق قائم کرنا اور ان تمام کے ذریعے ملک کی تعمیر میں تعاون کرنا ہے۔

ہمارا قومی تشخص جو قومی سلامتی کی بنیاد ہے، ماحولیات کے مؤثر تحفظ پر مبنی ہوتا ہے جس کی وجہ سے ماحولیات کے ساتھ ساتھ صنعت اور ٹکنالوجی میں اضافہ ممکن ہے۔ معاشرے کا توازن فرد، خاندان اور سماج کی مساوی ذمہ داری ہوتی ہے۔ قومی بقا کے لیے قومی اتحاد انتہائی اہم ہے۔ یہ اتحاد اپنے ملک کے تئیں فخر پیدا کرنے والی روایات، تہذیب اور تاریخ کا پاسدار ہوتا ہے۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ روایتی تحفظ ضروری تو ہے ہی لیکن اس کے ساتھ ساتھ تحفظ کے دیگر پہلوؤں اور اقسام کا مطالعہ بھی ضروری ہے۔

بھارت کے متعلق غور کیا جائے تو 'سرکشا' کی اصطلاح سنسکرت کے کئی الفاظ کی نمائندگی کرتی ہے۔ سنسکرت میں رکشا، رکشم، رکشک جیسے الفاظ بنیادی لفظ 'رکش' سے تیار ہوئے ہیں۔ سرکشا کے معنی حفاظت کرنا یا نگرانی کرنے کے ہوتے ہیں۔ اسی طرح 'ابھیم' کے معنی بے خوفی، خوف کا خاتمہ کرنا، کسی قسم کا خطرہ لاحق نہ ہونا اور محفوظ ہونے کے ہیں۔ کوٹلیا نے اپنی کتاب 'ارتھ شاستر' میں حفاظت کو داخلی حفاظت اور خارجی حفاظت میں تقسیم کیا ہے۔ اس میں داخلی حفاظت کو 'دند نیتی' کی حیثیت سے رو بہ عمل لایا گیا اور عوامی انتظامات، ملک کی حفاظت اور ملک کی دولت میں اضافہ کرنا حکومت کا اہم اور بنیادی فریضہ مانا گیا۔



**آریہ چانکیہ** (چار سو سال قبل مسیح) کوٹلیا یا شنوگپت کے نام سے مشہور ایک بھارتی دانشور، معلم، فلسفی، ماہر معاشیات، قانون داں اور شاہی صلاح کار تھے۔ قدیم بھارت کی سیاسی کتاب 'ارتھ شاستر' چانکیہ نے ہی لکھی تھی۔

تحفظ کے اعتبار سے روایتی نظریہ اگرچہ آج بھی اہم ہے لیکن تحفظ کی دیگر اقسام کا مطالعہ ضروری ہے۔ ۱۹۸۰ء اور ۱۹۹۰ء کی دہائیوں میں 'حفاظت' کے تصور سے متعلق خوب غور و خوض کیا گیا۔ اس کے متعلق اہم خدمات کے تذکرے ذیل میں درج ہیں۔

Common Crisis : North South اور North-South - A Programme for Survival - ا

Cooperation for World Recovery یہ ولی برینڈ نامی مفکر کی دو رپورٹیں ہیں جن میں ملک کی ترقی کا مسئلہ اور ملک کی ترقی میں فوجی وسائل کا استعمال کس طرح کیا جاسکتا ہے، اس پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

۲- Independent Commission on Disarmament and Security Issues کے عنوان سے اولوف

پالنے کی رپورٹ ہے جس میں مساوی تحفظ کا نظریہ پیش کیا گیا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ دیگر ممالک کو غیر محفوظ کر کے کوئی بھی ملک خود محفوظ نہیں رہ سکتا۔ اس لیے تمام ممالک کو مل کر تحفظ تلاش کرنا چاہیے۔

**ولی برینڈ** ایک مشہور جرمن حکمراں اور سیاست داں تھے۔ ۱۹۶۹ء سے ۱۹۷۴ء کے زمانے میں وہ مغربی جرمنی کے چانسلر (صدر مملکت) بھی رہے۔ مغربی یورپ میں تعاون مضبوط کرنے کے لیے اور مغربی جرمنی و مغربی یورپی ممالک میں سمجھوتے کے لیے ان کے ذریعے کی گئی کوششوں پر ۱۹۷۱ء میں انھیں امن کا نوبل انعام دیا گیا۔



**اولوف پالنے** سویڈن کے وزیر اعظم تھے۔ وہ جنیوا کی Independent Commission on Disarmament and Security کے صدر بھی رہے۔ انھوں نے ایران-عراق جنگ میں مصالحت کے لیے اقوام متحدہ کے مخصوص نمائندے کی حیثیت سے بھی کام کیا۔

### غیر حکومتی تنظیم سے کیا مراد ہے؟

ایسی تنظیم جو حکومت کا حصہ نہ ہو، غیر حکومتی تنظیم کے نام سے جانی جاتی ہے۔ یہ تنظیم جس مقصد کے لیے بنائی جاتی ہے صرف انھی مقاصد کے لیے کام کرتی ہے۔ یہ تنظیمیں ماحولیات، صحت، خواتین اور بچوں کی فلاح جیسے میدانوں میں کام کرتی ہیں۔ انھیں غیر حکومتی تنظیم یا رضا کار تنظیم کی حیثیت سے پہچانا جاتا ہے۔

### مشمولی تحفظ

۱۹۹۰ء میں ہونے والی عالم کاری کے نئے دور نے کئی تبدیلیاں لائیں۔ معاشیات اور ٹکنالوجی کے میدان میں ممالک ایک دوسرے پر انحصار کرنے لگے۔ ٹی وی، موبائل فون، انٹرنیٹ وغیرہ کی وجہ سے مواصلات کا عمل مزید سستا اور تیز رفتار ہو گیا۔ غیر حکومتی تنظیمیں زیادہ متحرک ہو گئیں اور روزمرہ زندگی میں ان کی اہمیت بڑھتی چلی گئی۔ اسی لیے اس کے حوالے سے 'مشمولی تحفظ' اور 'انسانی تحفظ' جیسے تصورات اہم قرار دیے جاتے ہیں۔ ملکی حفاظت کو سماج کے تحفظ سے جوڑتے ہیں۔ 'مشمولی تحفظ' کے تصور میں شامل تحفظ کی اقسام درج ذیل ہیں۔

**i. ماحول کا تحفظ:** ماحولیات سے متعلق مسائل میں آلودگی، توانائی کا مسئلہ، آبادی سے متعلق مسئلہ، غذائی اجناس، موسم میں تبدیلی، پانی کے ذرائع کے انتظامات وغیرہ شامل ہیں۔

- ii. معاشی تحفظ :** تحفظ کے اس پہلو میں مفلسی اور بے روزگاری پر زور دیا جاتا ہے۔
- iii. سماجی تحفظ :** پناہ گزینوں کا مسئلہ، مذہب، نسل یا ذات پر مبنی سماجی تنازعات وغیرہ کا شمار سماجی تحفظ میں کیا جاتا ہے۔
- iv. سیاسی تحفظ :** اس میں نظریات یا مذہب پر مشتمل سیاسی تنازعات سے ہونے والے ممکنہ خطرات پر غور و خوض کیا جاتا ہے۔

## انسانی تحفظ

تحفظ کے لیے آج جو تصور مستعمل ہے وہ 'انسانی تحفظ' ہے۔ اقوام متحدہ کی انسانی ترقی کی رپورٹ میں تحفظ سے متعلق سوالات میں نئے خیال پیش کیے گئے۔ ۱۹۹۴ء میں انسانی ترقی رپورٹ نے حقوق انسانی کے عالمی منشور میں درج کیے گئے دو ابواب پر خصوصی زور دیا۔ 'خوف سے آزادی' اور 'محمرومی سے نجات'۔ اس رپورٹ میں پہلی مرتبہ انسانی حقوق کا تصور پیش کیا گیا جس کی رو سے یہ خیال پیش کیا گیا کہ زمینی علاقوں سے زیادہ انسانی تحفظ اہم ہے اور اسلحہ سے زیادہ ترقی ضروری ہے۔ اس رپورٹ کے ذریعے انسانی تحفظ سے متعلق مسائل کا معائنہ قومی اور عالمی دونوں سطحوں پر کیا گیا اور انسانی تحفظ کے سات انتہائی اہم ابواب پر زور طریقے سے پیش کیے گئے۔

- i. معاشی تحفظ :** عوام کو کم از کم روزگار کی گیارنٹی (ضمانت) حاصل ہو۔
- ii. غذائی تحفظ :** لوگوں کو مناسب، واجبی داموں میں لازمی غذا میسر ہو۔
- iii. صحت کا تحفظ :** اکثر دیہی علاقوں اور غریب عوام میں صحت سے متعلق خطرات زیادہ لاحق ہوتے ہیں۔ عوام کو طبی خدمات آسانی سے فراہم کی جائیں۔
- iv. ماحولیاتی تحفظ :** شدید نوعیت کی صنعت کاری اور آبادی کے اضافے کی وجہ سے ماحولیات پر کافی دباؤ پڑتا ہے۔ اس وجہ سے ماحولی نظام (ecosystem) کا تحفظ ضروری ہو گیا ہے۔
- v. نجی تحفظ :** نجی زندگی میں کئی قسم کے خطرات لاحق ہوتے ہیں مثلاً استحصال، جنگ، جرائم، گھریلو تنازعات، زنا بالجبر، بچوں کا استحصال وغیرہ۔ عوام میں تحفظ کا احساس پیدا ہونا چاہیے اور ہر قسم کے تشدد سے نجات و تحفظ ملنا چاہیے۔
- vi. طبقاتی تحفظ :** خاندان، طبقہ، ذات یا نسلی گروہ میں لوگ اپنے آپ کو محفوظ تصور کرتے ہیں۔ یہ گروہ لین دین کے ذریعے تحفظ کے احساس کو تقویت بخشتا ہے۔
- vii. سیاسی تحفظ :** بنیادی انسانی حقوق کا احترام کرنے والے سماج میں انسان زندگی گزار سکتا ہے۔

انسانی تحفظ میں 'فرد پر زور دیا گیا ہے۔ انسانی تحفظ انسانیت نواز اقدار، شخص و قار، سماجی انصاف اور آزادی و مساوات جیسے خیالات کو ترجیح دیتا ہے۔ انسانی تحفظ کا اسلحہ سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ وہ خاص طور پر انسانی زندگی اور انسان کی عظمت سے متعلق ہوتا ہے۔

## انسانی ترقی کا اشاریہ

۱۹۹۴ء میں محبوب الحق نے اقوام متحدہ کے ترقیاتی پروگرام میں انسانی ترقی کی رپورٹ میں انسانی تحفظ کے تصور کی طرف ساری دنیا کی توجہ مبذول کرائی۔ انھوں نے امرتیہ سین کے تعاون سے انسانی ترقی کا اشاریہ تیار کیا۔ آج تمام ممالک انسانی ترقی ناپنے کے لیے مؤثر وسیلے کے طور پر اس اشاریے کا استعمال کرتے ہیں۔ ۱۹۹۰ء سے اقوام متحدہ کے ترقی کے پروگراموں میں انسانی ترقی سے متعلق سالانہ روداد تیار کرنے کے لیے انسانی ترقی کا اشاریہ استعمال کیا جاتا ہے۔

### سرگرمی

۱۔ اپنے علاقے کی کوئی رضا کار تنظیم (NGO) تلاش کر کے معلوم کیجیے کہ وہ کس طرح کام کرتی ہے۔ جماعت میں اس پر بحث کیجیے اور معلومات لکھیے۔ (طلبہ الگ الگ تنظیموں پر معلومات لکھ سکتے ہیں۔)





’زمینی علاقے، اقتدار اور آزادی‘ کی حفاظت کرنا بھارت کی سلامتی کی پالیسی کی بنیاد ہے۔ یہ نظریہ اہم ہونے کے باوجود ’سلامتی‘ کے تصور کی وسعت کو سمجھنے کے لیے ناکافی ہے۔ وسیع پیمانے پر سلامتی کی پالیسی پر غور کیا جائے تو اس میں معاشی، صنعتی اور ٹکنالوجی کی بنیاد، سماجی و تہذیبی انتظامیہ کا یکجا ہونا، نظام حکومت کا استحکام اور لچک نیز حکومت کے اثرات کا شمار ہوتا ہے۔ تحفظاتی منصوبوں میں فوجی قابلیت کے نظریے کو اندرونی منصوبوں سے جوڑنے کی ضرورت ہے۔ روایتی سرحدی حفاظتی منصوبوں کے پس پشت داخلی سلامتی کے لیے کیے جانے والے کاموں کا احاطہ اس باب میں کیا گیا ہے۔

’خطرے، چیلنج اور تبدیلی‘ کے متعلق اقوام متحدہ کی اعلیٰ مطالعاتی کمیٹی کا دعویٰ ہے کہ آفات اور خطرات قومی سرحدیں نہیں پہچانتے۔ وہ ایک دوسرے سے مربوط ہوتے ہیں۔ اسی لیے ان کا مقابلہ عالمی، قومی اور ریاستی سطح پر کیا جاتا ہے۔ اس کمیٹی نے چند خطرات کی نشاندہی کی ہے جس کی احتیاط دنیا پر لازم ہے۔

- مفلسی، وبائی امراض اور ماحولیاتی تنزل پر مشتمل معاشی اور سماجی خطرات۔
- علاقائی تنازعات۔
- داخلی تنازعات - جن میں خانہ جنگی، نسل کشی اور دیگر اقسام کے وسیع پیمانے کے ظلم و ستم شامل ہیں۔
- جوہری ہتھیار، تابکاری، کیمیائی اور حیاتیاتی اسلحہ۔
- انتہا پسندی۔

### داخلی سلامتی سے متعلق بھارت کو درپیش چند خطرات

یہ شعبہ بھارت کی داخلی سلامتی کے لیے ممکنہ خطرات پر توجہ مرکوز کرتا ہے۔

- ۱- جموں اور کشمیر میں سرحد پار سے ہونے والی انتہا پسندی۔
- ۲- کچھ علاقوں میں بائیں بازو کی انتہا پسندانہ سرگرمیاں۔
- ۳- انتہا پسندی۔
- ۴- بھارت کے شمال مشرقی علاقوں میں سرحد پار سے ہونے والی انتہا پسندی۔

### ۱- جموں اور کشمیر میں سرحد پار سے ہونے والی انتہا پسندی

لداخ، جموں اور کشمیر کی سرحدیں پاکستان، افغانستان اور چین سے جڑی ہوئی ہیں جس کی وجہ سے بھارت کی حکومت میں انہیں کافی اہمیت حاصل ہے۔ بھارت اور پاکستان، بھارت اور چین کے درمیان نیز جموں اور کشمیر کے علاقے کے سرحدی تنازعات کا آپ نے مطالعہ کیا ہے۔

کشمیر کی علیحدگی پسند تنظیموں اور بھارتی فوج کے درمیان ہونے والی جھڑپوں کے بارے میں بھی آپ نے پڑھا ہوگا۔ جموں اور کشمیر کو گزشتہ ڈھائی دہائیوں سے انتہا پسندوں اور علیحدگی پسندوں کی جانب سے ہونے والے تشدد کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ ان تشدد پسند کارروائیوں کو

سرحد پار سے حمایت حاصل ہوتی ہے۔ ان جارحانہ کارروائیوں کی وجہ سرحد پار سے ہونے والی دراندازی ہے۔ کبھی کبھی پڑوسی ممالک کی جانب سے دراندازی میں اضافہ ہو جاتا ہے اور اسے روکنے کے لیے فوج کو جوابی اقدامات کرنے پڑتے ہیں۔

کشمیر میں ایسے کئی واقعات رونما ہو چکے ہیں کہ وہاں انتہا پسندوں کی جانب سے فوجیوں پر پتھراؤ کرنے کے لیے مقامی نوجوانوں کا استعمال کیا گیا۔ انتہا پسندوں کے ذریعے کئی اسکولوں کو آگ لگا کر انھیں تہس نہس کرنے کے واقعات بھی ملتے ہیں۔ انھوں نے فوجی دستوں کی قیام گاہوں اور عوامی بستیوں پر حملے کر کے کئی سپاہیوں اور عام لوگوں کی جانیں بھی لی ہیں۔



### کشمیر میں آگ سے جل جانے والے اسکولوں کی تصویریں

مرکزی حکومت اور ریاستی حکومت نے سرحد پار سے ہونے والی دراندازی کو روکنے کے لیے کئی اقدامات کیے ہیں جو درج ذیل ہیں۔

i. سرحدی علاقوں میں باڑ لگانا۔

ii. ٹکنالوجی کی مدد سے نگرانی اور قابو پانے کے لیے اصلاحات

iii. بہتر طریقوں سے جاسوسی

iv. مقامی نوجوانوں کو انتہا پسند کارروائیوں میں شامل ہونے سے باز رکھنا۔

جموں اور کشمیر کے عوام جن سماجی و معاشی مسائل کا سامنا کر رہے ہیں ان مسائل کو حل کرنے کی حکومت نے کوشش کی ہے۔ ان مقاصد کے حصول کے لیے یعنی ان علاقوں میں امن و امان اور استحکام کے لیے حکومت نے سماجی اکائیوں کو فیصلہ سازی کے پروگرام میں شامل ہونے کے مواقع مہیا کیے ہیں۔ بھارت کی حکومت نے 'اڑان' نامی اسکیم رو بہ عمل لائی ہے جس کا مقصد یہاں کے بے روزگار نوجوانوں میں صلاحیت پیدا کرنا اور انھیں مختلف صنعت و حرفت اور تجارت میں روزگار مہیا کر کے انھیں خود کفیل بنانا ہے۔

جموں اور کشمیر میں عوام کی 'ہجرت' بھی ایک اہم مسئلہ ہے۔ ۱۹۹۰ء کی ابتدا سے ہی یہاں علیحدگی پسندانہ کارروائیوں میں اضافہ ہوا جس کے نتیجے میں چند سیکھ اور مسلم خاندانوں کے ساتھ بڑی تعداد میں کشمیری پنڈت کشمیر سے جموں، دہلی اور ملک کے دیگر علاقوں میں منتقل ہو گئے۔ کشمیر سے منتقل ہونے والے لوگوں کو بھارت کی حکومت مدد کر رہی ہے اور انھیں پھر سے آباد کر رہی ہے۔



جموں کے سرحدی علاقے میں لگائی گئی باڑ

## ۲۔ کچھ علاقوں میں بائیں بازو کی انتہا پسندانہ سرگرمیاں

بائیں بازو کی انتہا پسند تحریک 'نکسل وادی تحریک' کے نام سے بھی جانی جاتی ہے۔ اس کی بنیاد 'تلنگانا تحریک' (۱۹۴۶-۵۱ء) میں دکھائی دیتی ہے۔

**تلنگانا تحریک :** آج تلنگانا کے نام سے مشہور یہ ریاست سابقہ ریاست حیدرآباد کا حصہ تھی جو بعد میں بھارت کی ریاست بن گئی۔ تلنگانا کے زمینداروں اور جاگیرداروں کے خلاف کسانوں نے جو بغاوت کی اسے 'تلنگانا تحریک' کہتے ہیں۔ مطلق العنان جاگیرداروں کی ناانصافی کے خلاف اشتراکیت پسند اور اشتراکیت کے حامی گروہوں نے جو کوششیں کیں اس کا نتیجہ تلنگانا تحریک ہے۔

۱۹۶۷ء میں بھارت کے جاگیردارانہ نظام کے خلاف 'نکسل باری' میں احتجاج کیا گیا۔ اس احتجاج کی ابتدا نکسل باری سے ہوئی تھی اس لیے اسے نکسل وادی تحریک کہا جاتا ہے۔ نکسل وادیوں کو 'ماؤ وادی' بھی کہا جاتا ہے کیونکہ وہ ماؤ ژے ڈانگ (ماؤ تے ٹنگ) کے نظریات کی پیروی کرتے ہیں۔ اپنے نظریات کی تشہیر و توسیع کے لیے یہ تحریک تشدد کا راستہ اختیار کرتی ہے جس کی وجہ سے بڑے پیمانے پر جانی و مالی نقصان ہوا ہے۔

آج بھارتی کمیونسٹ پارٹی (ماؤ وادی) بائیں بازو کا نہایت اہم گروہ ہے جو انتہا پسندانہ نظریات کی حامل ہے۔ اس گروہ نے جھارکھنڈ، تلنگانا، آندھرا پردیش، اوڈیشا کی سرحد، نیز کیرالا-کرناتک-تامل ناڈوان تین ریاستوں اور مدھیہ پردیش-مہاراشٹر-چھتیس گڑھ ان تین ریاستوں کو جوڑنے والے علاقوں میں اپنے اڈے قائم کرنے کی کوشش کی ہے۔



### نکسل باری

**بائیں بازو کے انتہا پسندانہ نظریات سے کیا مراد ہے؟** آندھرا پردیش میں اُس وقت کا پمپلز وار (PW) نامی گروہ اور بہار اور اطراف کے علاقوں میں سرگرم ماؤسٹ کمیونسٹ سینٹر آف انڈیا کے اتحاد سے ۲۰۰۳ء میں بھارتی کمیونسٹ پارٹی (ماؤ وادی) کا قیام عمل میں آیا۔ بھارتی کمیونسٹ پارٹی (ماؤ وادی) بائیں بازو کے نظریات کی حامل انتہا پسند تنظیم ہے۔ اس لیے اس تنظیم پر اس کی تمام فروری تنظیموں سمیت غیر قانونی کارروائیاں (پابندی) ایکٹ ۱۹۶۷ء کے تحت انتہا پسند تنظیم کی حیثیت سے اندراج کیا گیا ہے۔ اس ماؤ وادی کمیونسٹ پارٹی کا نظریہ اسلحہ کے ذریعے حکومتی نظام کو درہم برہم کرنا تھا۔

### ۳۔ انتہا پسندی

سماج میں خوف و ہراس پھیلانے کے مقصد سے تشدد کا استعمال کرنا یا تشدد کے استعمال کی دھمکی دینا انتہا پسندی کہلاتا ہے۔ انتہا پسندی میں چھاپے مار تدا بیر اختیار کی جاتی ہیں لیکن یہ چھاپہ مار جنگ سے مختلف ہوتی ہیں۔ چھاپہ مار فوج ایک ہی علاقے میں سرگرم ہوتی ہے لیکن انتہا پسند کسی ایک علاقے میں ہی سرگرم نہیں ہوتے۔ اسے asymmetric warfare (کوئی مخصوص طریقہ نہ رکھنے والی جنگ) کہتے ہیں۔ کیونکہ ان کی شدت پسندانہ کارروائیوں کا صرف ایک طریقہ نہیں ہوتا۔ خود اپنی حفاظت نہ کر پانے والی عوام کو ہدف بنا کر سماج میں خوف و ہراس پھیلانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اسی لیے جن لوگوں کو وہ ہدف بناتے ہیں انھیں 'سافٹ ٹارگیٹ' بھی کہا جاتا ہے۔ مثلاً انتہا پسند بس، ٹرین، بس اسٹیشن، ریلوے اسٹیشن، سنیما گھر، بازار، بھیڑ بھاڑ کے مقامات اور مال وغیرہ کو نشانہ بناتے ہیں۔ یہ تشدد جان بوجھ کر اور سیاسی مقاصد کے پیش نظر کیا جاتا ہے۔

عام طور پر انتہا پسند کسی معروضی نظریے یا عقیدے کے لیے جدوجہد کرتے ہیں۔ وہ اس قسم کے نظریات یا عقیدے کی حمایت کرنے والی تنظیموں کا حصہ ہوتے ہیں۔ جدید دور میں انتہا پسندی بین الاقوامی حیثیت اختیار کر چکی ہے۔ آج انتہا پسند اور ان کی تنظیمیں مختلف ممالک میں انتہا پسندانہ کارروائیاں انجام دے رہی ہیں۔

### بین الاقوامی سطح پر انتہا پسندانہ حملوں کی چند مثالیں

i. امریکہ میں ہونے والا انتہا پسندانہ حملہ 9/11 کے نام سے مشہور ہے۔ ۱۱ ستمبر ۲۰۰۱ء کو ہونے والے اس حملے میں امریکہ کے نیویارک میں واقع ورلڈ ٹریڈ سینٹر WTC اور واشنگٹن ڈی سی میں واقع پینٹاگون کو نیست و نابود کرنے کے لیے انتہا پسندوں نے ہوائی جہاز کا استعمال کیا تھا۔

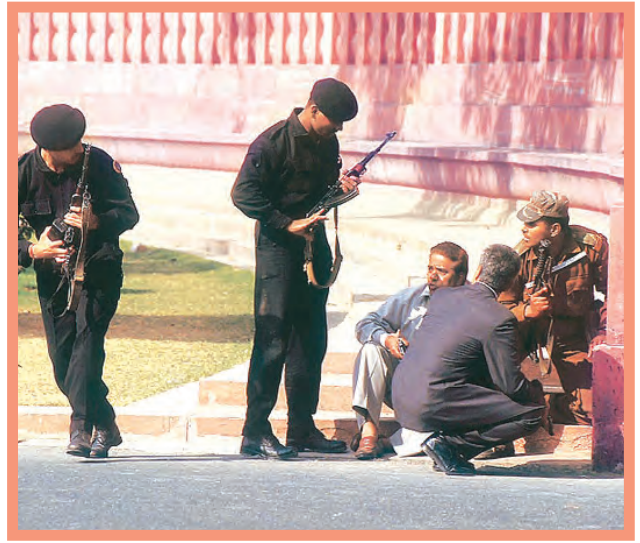
- ii. ۲۰۱۵ء میں بالی (انڈونیشیا) میں انتہا پسندوں نے سلسلہ وار خودکش بم دھماکے کیے۔ جنوبی بالی میں جم بزن بیچ ریسورٹ اور کوٹا نامی دو سیاحتی علاقوں میں بم دھماکے ہوئے۔
- iii. ۲۰۱۵ء میں فرانس کے شہر پیرس کے مشرقی علاقے میں چل رہے فٹ بال میچ کے دوران تین خودکش انتہا پسندوں نے حملہ کیا۔ ان کی طرف سے مسلسل گولیاں چلتی رہیں۔ کیفے اور ہوٹلوں کو بھی جان لیوا حملوں کا نشانہ بنایا گیا۔
- iv. ۲۰۱۷ء میں برطانیہ میں لندن برج کے مقام پر حملہ ہوا۔ اس حملے میں ایک موٹر کے ذریعے راستے کے کنارے چلنے والے کئی راہ گیروں کو مار ڈالا گیا۔ موٹر حادثے کا شکار ہونے پر انتہا پسندوں نے برو بازار کے ہوٹل اور پب میں گھس کر لوگوں کو ہلاک کیا۔

### بھارت میں ہونے والے کچھ انتہا پسندانہ حملے

- i. **بھارت کی پارلیمنٹ پر حملہ** : ۱۳ دسمبر ۲۰۰۱ء کو لشکر طیبہ اور جیش محمد کے انتہا پسندوں نے ہتھیار بند ہو کر نئی دہلی میں پارلیمنٹ پر بے دریغ گولیاں برسائیں۔
- ii. **ممبئی میں حملہ** : ۲۶ نومبر ۲۰۰۸ء کو ممبئی میں ایک کے بعد ایک مسلسل انتہا پسندانہ حملے ہوئے۔ چھترپتی شیواجی ٹرمینس، اور برائے ٹرائیڈنٹ اور تاج پیلس ہوٹل، میٹرو سنیما، لیو پولڈ کیفے، کاما اسپتال، نریمان ہاؤس پر حملے کیے گئے۔ یہ انتہا پسندانہ حملے پاکستان کی لشکر طیبہ کے اراکین نے کیے تھے۔



ممبئی حملہ



پارلیمنٹ پر حملہ

### انتہا پسندی سے خود کو کس طرح محفوظ رکھا جاسکتا ہے؟

انتہا پسندی کی مخالفت میں ہم سب کو متحد ہو کر کوششیں کرنی چاہئیں۔ بہترین نظام حکومت اس کا اہم حصہ ہے۔ بہترین نظام حکومت کی وجہ سے حکومت کی تمام خدمات اور سہولیات کی رسائی ضرورت مندوں تک ممکن ہے، ان کی اُمیدوں کی تعبیر بھی ممکن ہے۔ لہذا انتہا پسندی کی طرف رخ کرنے کا رجحان کم ہوتا ہے۔ محکمہ جاسوسی اور قانون پر عمل پیرا نظام کو چاہیے کہ وہ انتہا پسندانہ کارروائیوں کے پیشگی اندازے قائم کرے، انہیں تلاش کرے، حملے ہونے سے قبل ہی اس کے انسداد کی کوشش کرے۔ سماجی سطح پر عوام کو بھی چاہیے کہ وہ کسی قسم کی انتہا پسندانہ کارروائی کی حمایت نہ کرے۔ عوام میں اس قسم کے خطرات اور ان کا مقابلہ کرنے سے متعلق بیداری ضروری ہے۔ اپنے اطراف میں مشتبہ

شخص، شے، بیگ وغیرہ دکھائی دینے پر پولس کو مطلع کریں۔ اسی طرح خوف یا لالچ میں آ کر انتہا پسندانہ کارروائی میں ملوث ہونے والوں کی حمایت یا مدد نہ کریں۔

### ۴۔ بھارت کے شمال مشرقی علاقوں میں سرحد پار سے انتہا پسندی

شمال مشرقی خطے میں اروناچل پردیش، آسام، منی پور، میگھالیہ، میزورم، ناگالینڈ، سکم اور تریپورہ ریاستوں کا شمار ہوتا ہے۔ یہ خطہ دوسو سے زیادہ نسلی گروہوں، اپنی مخصوص زبان، رسم خط اور سماجی و تہذیبی شناخت کا حامل ہے۔ بنگلہ دیش، بھوٹان، میانمار اور چین کی سرحدوں سے متصل یہ خطہ فوجی اعتبار سے کافی اہم ہے۔

مختلف نسلی/قبائلی گروہوں اور جنگجو تنظیموں کے مختلف مطالبات کی وجہ سے یہاں سلامتی کے اعتبار سے حالات پیچیدہ ہو گئے ہیں۔ ایک بنجر اور غیر ترقی یافتہ خطے کے مظلوم عوام کو اپنے علاقے کو نظر انداز کیے جانے کا احساس سرکشی کی اہم وجہ ہے۔ اس بغاوت کو چین کی حمایت حاصل ہے۔ یہ باغی گروہ میانمار اور بنگلہ دیش میں پناہ لیتے ہیں۔ یونائیٹڈ لبریشن فرنٹ آف آسام، نیشنل ڈیموکریٹک فرنٹ آف بوڈو لینڈ، میزونیٹل فرنٹ، نیشنل سوشلسٹ کونسل آف ناگالینڈ اور کاربی پیپلز لبریشن ٹائیکرس اس خطے کے چند اہم باغی گروہ ہیں۔

۱۹۷۲ء میں اس علاقے میں صلاح کار کی حیثیت سے نارٹھ ایسٹ کونسل قائم کی گئی۔ یہ کونسل آج شمال مشرقی علاقوں کی ترقی کے لیے انتظامات کرتی ہے۔ سماجی اور معاشی میدان میں ترقی کے لیے اس کونسل نے کئی بنیادی اور سماجی منصوبے عمل میں لائے ہیں۔

### داخلی تحفظ میں فوج کا کردار

بھارت کی قومی یکجہتی کو داخلی اور خارجی، کئی چیلنجز کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ نظم و نسق برقرار رکھنے کے لیے اور قدرتی آفات کے وقت ضروری سہولیات کی بحالی کے لیے فوج حرکت میں آتی ہے۔ داخلی سلامتی کا فرض ابتدائی مرحلے میں پولس دستے کا ہوتا ہے لیکن کچھ مخصوص اور ناگزیر حالات میں حکومت فوج کو متعین کرتی ہے۔ کشمیر اور شمال مشرقی ریاستوں میں سلامتی کے لیے حکومت نے فوج کی مدد حاصل کی ہے۔ جس وقت فوج عوامی انتظامات میں مدد کرتی ہے تو وہ کچھ اصولوں پر عمل کرتی ہے جو درج ذیل ہیں:

ضرورت، طاقت کا کم سے کم استعمال، غیر جانبداری اور نیک نیتی۔ اسی لیے فوج کے کسی بھی کام کو مناسب حمایت کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی طرح کسی کام کو انجام دیتے وقت کم سے کم طاقت کا استعمال کیا جائے۔ فوجی طاقت کا استعمال کرتے وقت فوجی افسروں کو وہاں کے حالات کی معلومات اور مناسب فیصلہ لینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ کسی بھی معاملے میں دخل اندازی کے وقت، خصوصی طور پر مذہبی معاملات میں یا ذات پات کے معاملات میں کسی کی طرف داری کرنا غلط ہے۔ ان تمام اصولوں پر عمل کرتے وقت نیک نیتی اور غیر جانبداری ضروری ہے۔

### کیا آپ نے فلگ مارچ کا لفظ سنا ہے؟

کسی پر تشدد و فساد کے وقت بد امنی پھیل جائے اور مقامی پولس اور نیم فوجی دستوں کو احساس ہو جائے کہ حالات بے قابو ہو گئے ہیں تو اس وقت امن قائم کرنے کے لیے فوج کو حرکت میں لایا جاتا ہے۔ اس وقت فوج پرچم تھام کر راستوں پر مارچ / پرید کرتی ہے اور اس بات کا مظاہرہ کرتی ہے کہ وہ امن و امان قائم کرنے کے لیے مکمل طور پر تیار ہے۔

## سرگرمی

۱۔ جموں اور کشمیر میں سرگرم عمل کچھ علیحدگی پسند تنظیموں اور ان کے لیڈروں کے نام لکھیے۔

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

۲۔ بھارت میں ہونے والے کسی انتہا پسندانہ حملے کی خبر کا تراشہ چسپاں کیجیے اور جماعت میں اس پر بحث کیجیے۔

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

۳۔ بھارت کے نقشے میں نکسلی علاقے کی نشان دہی کرنے والا ریڈ کارٹو، دیکھیے اور اس ریڈ کارٹو میں آنے والے مہاراشٹر کے ضلعوں کے نام لکھیے۔

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

۴۔ کیا امن کے ذریعے مسائل حل ہوتے ہیں؟ کیا اپنے مطالبات منوانے کے لیے تشدد کا راستہ اختیار کرنا ضروری ہوتا ہے؟ اس موضوع پر بحث کیجیے اور نکات لکھیے۔

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....



۵۔ بین الاقوامی انتہا پسند حملوں کی مثالیں لکھیے۔

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

۶۔ انتہا پسند حملے کے وقت برتے جانے والے احتیاطی اقدامات کی فہرست بنائیے۔

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....



داخلی تحفظ کے مطالعے میں قدرتی آفات اور انسان کی پیدا کردہ آفات کا شمار ہوتا ہے۔ ان آفات کا مقابلہ کرنے کے لیے پولس، نیم فوجی دستے، فوج کے ساتھ ساتھ امیگریشن اور کسٹم کا محکمہ، آتش فرو عملہ (فائر بریگیڈ) اور عوام سب ایک پلیٹ فارم پر سرگرم ہوتے ہیں۔ اس باب میں ہم اپنے اطراف میں پیش آنے والے کئی خطرات اور آفات کا مطالعہ کریں گے۔

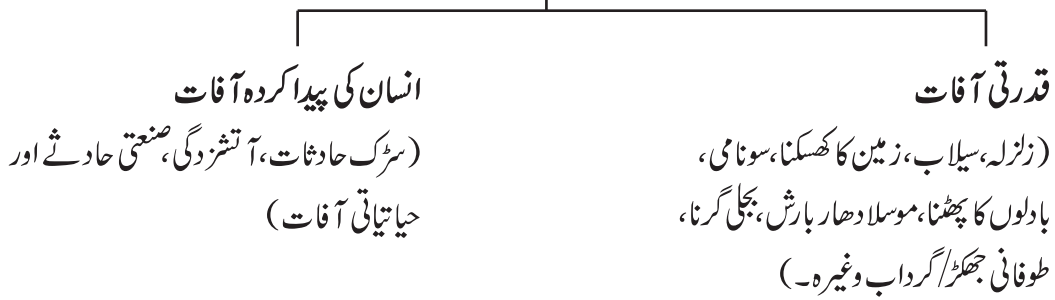
### خطرات اور آفات

**خطرات:** خطرے میں انسانی جان، ملکیت، ماحول اور عام معمولات کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ خطرات قدرتی اور انسان کے پیدا کردہ ہوتے ہیں۔ زلزلے، سیلاب، سونامی، زمین کا کھسکنا اور قحط قدرتی آفات کی چند مثالیں ہیں۔ صنعتی حادثات، سڑک حادثات، آتش زدگی وغیرہ انسان کی پیدا کردہ آفات ہیں۔

قدرتی آفات چند مخصوص جغرافیائی علاقوں میں پیش آتی ہیں۔ انسان کے پیدا کردہ خطرے انسان کی غلطیوں کی وجہ سے یا کسی عمل کی ناکامی کی وجہ سے کہیں بھی رونما ہو سکتے ہیں۔ خطرات اچانک بھی رونما ہوتے ہیں اور آہستہ آہستہ بھی بنتے ہیں۔

**آفات:** چند خطرے متحرک ہو کر بے قابو جانے کی وجہ سے آفات پیدا ہوتی ہیں جس سے جانی، مالی اور ماحولیاتی نقصان ہوتا ہے اور بڑے پیمانے پر سماج میں عدم استحکام پیدا ہوتا ہے۔ حالات کو معمول پر لانے کے لیے پورا ملک/ریاست اور عوام کو خوب محنت کرنا پڑتی ہے۔ آفات اچانک یا آہستہ آہستہ رونما ہو سکتی ہیں۔ آفات کے برے اثرات اس کی شدت، رفتار، عوام الناس اور بنیادی سہولیات کی تفریق پر منحصر ہوتے ہیں۔

### آفات کی قسمیں



### قدرتی آفات

اکثر قدرتی آفات کو روکا نہیں جاسکتا۔ وہ بہت نقصان دہ ہوتی ہیں۔ بھارت میں زلزلے، سیلاب، زمین کا کھسکنا، سونامی، قحط، بجلی گرنا، بادلوں کا پھٹنا، موسلا دھار بارش اور طوفانی گرداب عام طور پر رونما ہونے والی آفتیں ہیں۔ ہر آفت سے شدید نقصان ہوتا ہے جس میں عام طور پر جانی و مالی نقصان اور بنیادی سہولیات کے خاتمے کی وجہ سے معاشی نقصان ہوتا ہے۔ فصلیں، نباتات، صنعت اور ماحول کو بھی نقصان پہنچتا ہے۔ انسانی زندگی پر اس کے منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ سماج پر سماجی، انتظامی اور معاشی بوجھ بڑھ جاتا ہے۔ آئیے، ان آفات کا مطالعہ کریں۔

**زلزلے :** جب زلزلہ آتا ہے تو عمارتیں ڈھ جاتی ہیں۔ عمارتوں کے ڈھے جانے کی وجہ سے جانی نقصان ہوتا ہے۔ ان جگہوں پر زمین کا کھسکنا، بند کا ٹوٹنا، بجلی کی فراہمی کا ٹھپ پڑنا، برقی مقناطیسی لہریں پیدا ہونا، آگ لگنا جیسے نقصانات نظر آتے ہیں۔ لاشوں کے گلنے سڑنے سے پانی کے آلودہ اور بدبودار ہو جانے سے بڑے پیمانے پر وبائی امراض پھیلتے ہیں۔ کبھی کبھی زمین ترخ جاتی ہے۔ پانی کے بہاؤ کی سمت بدل جاتی ہے۔ مختصر یہ کہ بڑے پیمانے پر جانی و مالی نقصان ہوتا ہے۔

عام طور پر زلزلے دنیا بھر میں آتے رہتے ہیں۔ زلزلوں سے بچاؤ کے لیے اب شعبہ تعمیرات میں خوب ترقی ہو رہی ہے۔ زلزلے کی شدت ۰ء سے ۹ء (۱۰ قیاس کیجیے) رختراکائی کے ذریعے ناپی جاتی ہے۔



زلزلے سے ہونے والا نقصان

### رختراکائی کے مطابق

### اثرات

انسان جھٹکا محسوس نہیں کرتا۔	۱ء۰
اونچی عمارتوں کی اوپری منزلوں پر لوگ جھٹکا محسوس کرتے ہیں۔	۳ء۰
زمین پر سونے والے لوگ جھٹکا محسوس کرتے ہیں۔	۳ء۵
عمارتوں میں اور عمارتوں کے باہر کچھ لوگوں کو جھٹکوں کا احساس ہوتا ہے۔	۴ء۰
عام طور پر تمام لوگوں کو جھٹکوں کا احساس ہوتا ہے۔	۴ء۵
درخت ہلتے ہیں، جھومر جھولتے ہیں، آزاد ایشیا اپنی جگہ سے سرکتی ہیں اور گر کر نقصان ہوتا ہے۔	۵ء۰
دیواریں ترختی ہیں اور پلاسٹر ادھر اُدھر جاتا ہے۔	۶ء۰
دھویں کی چمنیاں گر جاتی ہیں۔ عمارتوں کے کمزور ڈھانچے گر جاتے ہیں۔	۷ سے ۶
چند عمارتیں ڈھے جاتی ہیں۔ پائپ ٹوٹ جاتے ہیں۔	۷ء۰
زمین ترخ جاتی ہے۔ عمارتیں گر جاتی ہیں۔ زمین کھسکتی ہے۔	۷ء۵
اکثر عمارتیں اور پیل ٹوٹ جاتے ہیں۔	۸ء۰
مکمل تباہی، سونامی متحرک ہوتی ہے (سمندری کنارے پر زلزلہ آنے کی صورت میں)	۸ سے زیادہ

**سیلاب :** دنیا بھر کے کئی ممالک میں سیلاب آتا ہے۔ بھارت کے تقریباً ۶۵% میدانی علاقوں میں اس آفت کا اثر دکھائی دیتا ہے۔ بہار، اتر پردیش، مہاراشٹر، مغربی بنگال، شمال مشرقی ریاستوں اور اوڈیشا جیسے علاقوں میں مسلسل سیلابی کیفیت پیدا ہوتی رہتی ہے۔ سیلاب دو قسم کے ہوتے ہیں۔ پہلی قسم میں دریا میں اس کی مقدار سے زیادہ پانی جمع ہو جاتا ہے۔ نشیبی علاقوں کی طرف آنے والا پانی کا بہاؤ دریا کے

اطراف کے علاقوں میں سیلابی کیفیت پیدا کر دیتا ہے۔ دوسری قسم میں موسلا دھار اور شدید بارش ہونے کے بعد پانی کی نکاسی کے لیے راستہ نہیں ہوتا تو شہری علاقوں میں جگہ جگہ پانی ٹھہر جاتا ہے۔ پانی کے اس مسئلے پر قابو پانا مشکل ہو جاتا ہے۔ آج کل موسلا دھار بارش کی پیشگی اطلاع مل جاتی ہے جس کی وجہ سے سیلاب سے بچنے کے لیے لوگوں کو عارضی طور پر منتقل کر کے جانی نقصان سے بچا جاسکتا ہے۔

سیلابی کیفیت کی وجہ سے جانی اور مالی نقصان ہوتا ہے۔ جمع شدہ پانی بے قابو ہونے کی وجہ سے گھر، املاک، فصلوں اور جانوروں کا نقصان ہوتا ہے۔ پانی میں ڈوب کر مر جانا، شدید زخمی ہونا جیسے حادثات پیش آتے ہیں۔ سڑکیں، پل، ریل کے راستے، برقی توانائی کے مراکز، موبائل ٹاور، مواصلاتی وسائل میں خرابی پیدا ہو جاتی ہے۔ سیلابی کیفیت زیادہ دنوں تک برقرار رہی تو وبائی امراض میں اضافہ ہوتا ہے۔



### سیلابی کیفیت

### چٹانوں/ زمین کا کھسکنا:

پہاڑی علاقوں میں نچلا حصہ غیر متوازن ہونے کی وجہ سے کیچڑ، چٹانیں اور شدید ڈھلانوں کے حصے نیچے کی طرف تیزی سے کھسکتے ہیں۔ اسے زمین (چٹانوں) کا کھسکنا کہتے ہیں۔ شدید بارش جیسی قدرتی وجوہات کی بنا پر ریل کے راستے، نہریں، سڑکیں نیز کان، مہر، چٹان وغیرہ کی کھدائی کے وقت انسانی دخل اندازی کی وجہ سے زمین کھسک جاتی ہے۔

۲۰۰۵ء میں ضلع رائے گڑھ کے جوئی گاؤں میں زمین کھسکنے کی وجہ سے کئی لوگ ہلاک ہوئے۔ ۲۰۱۴ء میں ضلع پونہ کے مالین گاؤں میں بڑے پیمانے پر چٹانوں کے کھسکنے سے ہونے والے نقصان کا ہمیں علم ہے۔ زمین کھسکنے کے امکانات کا اندازہ لگا کر اس کی وجوہات تلاش کرنا، اس پر روک لگانا اور فوری طور پر احتیاطی تدابیر اختیار کرنا کارآمد ثابت ہوتا ہے۔



### ضلع رائے گڑھ کے جوئی گاؤں میں زمین کا کھسکنا - ۲۰۰۵ء



ضلع پونہ کے مالین گاؤں میں زمین کا کھسکنا - ۲۰۱۳ء

### سونامی:

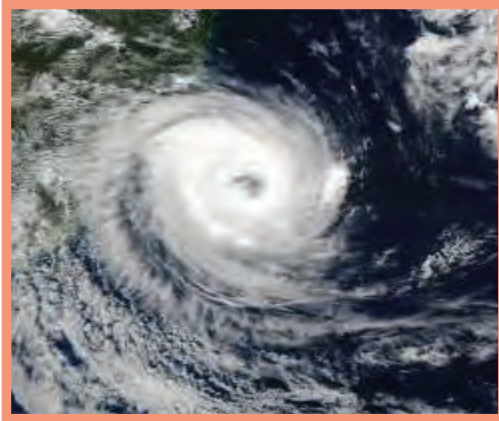
’سونامی‘ اس جاپانی لفظ کے معنی ہیں بڑی لہر۔ سمندر کی تہہ میں آنے والے زلزلے اور آتش فشاں کی وجہ سے یہ لہریں پیدا ہوتی ہیں۔ بھارت میں دسمبر ۲۰۰۴ء میں بحر ہند کے قریبی علاقوں میں سونامی آفت آئی تھی۔ مارچ ۲۰۱۱ء میں جاپان میں شدید زلزلے کی وجہ سے سونامی پیدا ہوئی جس نے کافی تباہی مچائی تھی۔ سونامی لہروں کی اونچائی عام طور پر ۳۰ میٹر تک (تقریباً دس منزلہ عمارت کے برابر) ہوتی ہے۔ فی الحال سونامی کی لہروں سے متعلق پیشگی اطلاع دینے والی مشینیں میسر ہیں۔ سونامی کی لہریں سمندری علاقوں کے اطراف تقریباً ایک کلومیٹر تک پہنچتی ہیں۔ سونامی لہروں کی وجہ سے ساحلی علاقوں میں بڑے پیمانے پر جانی و مالی نقصان ہوتا ہے۔ بنیادی سہولیات تباہ ہو جاتی ہیں۔ عوامی رابطے کے وسائل کا فقدان، وبائی امراض کا پھیلاؤ اور ساحلی علاقوں میں فصلوں کا نقصان سونامی کے دوسرے درجے کے بڑے اثرات ہیں۔



سونامی لہروں کی تصویر

## طوفانی گرداب :

طوفانی گرداب کا شمار موسم کے خطرات میں ہوتا ہے۔ طوفانی گرداب زمین پر نیز سمندر کی سطح پر تیار ہوتے ہیں۔ کئی دفعہ سمندر کی سطح پر مسلسل طوفانی گرداب آتے ہیں جو بہت خطرناک ہوتے ہیں۔ ان گردابوں کی وجہ سے گھر ڈھے جاتے ہیں، بنیادی سہولیات تباہ ہو جاتی ہیں، درخت گر جاتے ہیں، بجلی کے کھمبے گر جاتے ہیں اور تار ٹوٹ کر رابطہ ختم ہو جاتا ہے۔ یہ طوفانی گرداب اپنے ساتھ بارش لاتے ہیں۔ بھارت کے مشرقی کنارے پر اکثر طوفانی گرداب آتے رہتے ہیں۔ طوفانی گرداب سے لیس ہوا ۲۰۰ کلومیٹر فی گھنٹے سے زیادہ تیز رفتار سے بہتی ہے۔ طوفانی گرداب کا مرکز زیادہ دباؤ یا کم دباؤ کا ہو سکتا ہے اور اس کے اطراف ہوا گھومتی رہتی ہے۔ طوفانی گرداب گھڑی کی سمت یا اُس کی مخالف سمت میں گھوم سکتے ہیں۔ انھیں طوفانی گرداب یا مخالف طوفانی گرداب کہتے ہیں۔ شعبہ موسمیات کا سیٹلائٹ ہمیں طوفانی گردابوں کے بننے، ان کی رفتار، شدت اور سمت کے متعلق مفصل معلومات دے سکتا ہے۔



طوفانی گرداب



طوفانی گرداب کے سبب ہونے والا نقصان - اوڈیشا ۱۹۹۹ء

## قحط، بارش اور بادلوں کا پھٹنا :

مسلسل تیز بارش اور بادلوں کا پھٹنا اچانک رونما ہوتے ہیں۔ اس کی جغرافیائی وسعت مقامی نوعیت کی ہوتی ہے۔ قحط دھیمی رفتار سے پھیلتے ہیں اور وسیع پیمانے پر زمین پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ آج کل بارش اور بادل کے پھٹنے سے متعلق محکمہ موسمیات رڈار کے ذریعے پیشگی اطلاع فراہم کرتا ہے۔ قحط کے حالات بارش اور زمین کی آبی سطح پر منحصر ہوتے ہیں۔ بارش اور زمین کی آبی سطح کو ناپ کر اس کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

## انسان کی پیدا کردہ آفتیں

### سڑک حادثات :

سڑکوں پر حادثات مسلسل ہوتے رہتے ہیں۔ تیز رفتاری اور غیر ذمہ داری سے گاڑیاں چلانا، ٹریفک کے قوانین کی خلاف ورزی کرنا، چوک میں سگنل پر نہ رُکنا، نشے کی حالت میں گاڑی چلانا، بھیڑ میں تیز رفتاری سے گاڑی چلانا، گاڑیوں کی صحیح نگہداشت نہ کرنا، گاڑی چلاتے وقت موبائل فون پر بات کرنا جیسی وجوہات کی بنا پر سڑکوں پر حادثے رونما ہوتے ہیں۔ خراب سڑکیں اور نامناسب آب و ہوا کی وجہ سے بھی حادثے ہوتے ہیں۔ پیدل چلنے والے لوگ اگر احتیاط نہ برتیں تو بھی حادثے کا امکان رہتا ہے۔ سڑکوں کے نیچے راہ داری کی جگہ چھوٹے چھوٹے پیواریوں کی بھیڑ، غلط جگہ گاڑی پارک کرنا اور ناجائز قبضوں کی زیادتی کی وجہ سے رکاوٹیں پیدا ہوتی ہیں۔ منظم ٹریفک میں رکاوٹیں آنے پر حادثات رونما ہوتے ہیں۔ ان حادثات کو ٹالنے کے لیے موٹر سائیکل سوار ہیلمٹ کا استعمال کرے اور چار پہیہ گاڑی کے ڈرائیور کو چاہیے کہ وہ سیٹ بیلٹ باندھے۔

## آتشزدگی:

بھارت میں آگ سے جل کر مرنے والوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ بھارت میں تقریباً ۸ فی صد لوگ آگ کی وجہ سے مر جاتے ہیں۔ تہواروں میں اُڑائے جانے والے پٹاخے اور آتش بازی کی وجہ سے لگنے والی آگ خطرناک صورت اختیار کر لیتی ہے۔ گھروں میں استعمال ہونے والے رسوائی گیس کے رساؤ سے بھی آگ لگنے کا خدشہ رہتا ہے۔ کارخانوں میں مشینیں بگڑنے یا صنعتی نظام میں بگاڑ آجانے سے بھی آگ لگ سکتی ہے۔

## صنعتی حادثات

بڑھتی ہوئی صنعت کاری اور خود کار پیداواری طریقوں کی وجہ سے صنعتی آفات میں اضافہ ہوا ہے۔ ۱۹۸۳ء میں بھوپال میں ہونے والا گیس سانحہ دنیا کا سب سے بڑا صنعتی حادثہ قرار دیا گیا ہے۔ صنعتی حادثات آگ لگنے، کیمیائی مادوں اور گیسوں کے رساؤ کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ اکثر حادثات انسان کی غیر ذمہ داریوں، غلطیوں، نامکمل و نامناسب تیاریوں اور بے احتیاطیوں کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ زلزلہ اور سونامی جیسی قدرتی آفات کی وجہ سے بھی یہ حادثات واقع ہوتے ہیں۔

## حیاتیاتی آفات

قدرتی حادثات اور انسانی عوامل کی وجہ سے یہ آفات آتی ہیں۔ دریا کے پانی کی آلودگی، کچروں کے ڈھیر میں اضافہ، کھلے نالے، گندے پانی کے نالوں کی بڑھتی تعداد، صفائی کی طرف توجہ نہ دینا وغیرہ عادات کی وجہ سے وبائی امراض پھیلتے ہیں۔ پانی ایک جگہ ٹھہرا ہو تو اس میں مچھر پیدا ہوتے ہیں۔ پھر ان کی تعداد میں اضافہ ہوتا ہے۔ خراب اناج اور پانی کی وجہ سے حیاتیاتی آفات رونما ہوتی ہیں۔ کالرا، ٹائفائیڈ، ملیریا، ڈینگو، چکن گنیا جیسی بیماریاں پھیلتی ہیں۔ غذا کی خرابی، لمبے عرصے تک ایک جگہ جمع پانی اور آلودہ پانی کی وجہ سے مچھروں کی افزائش ہو کر بیماریاں تیزی سے پھیلتی ہیں۔

## انسداد اور منصوبہ بندی:

آفات کے حسن انتظام میں آفات کا انسداد اور اس سے بچاؤ کی تیاری دو اہم اجزا ہیں۔ اس حصے میں ہم آفات کا مقابلہ کرنے کے لیے کی جانے والی منصوبہ بندی اور انسداد کے متعلق معلومات حاصل کریں گے۔

## انسداد:

نئی تحقیقی ٹکنالوجی کی وجہ سے انسان کی پیدا کردہ آفات کے لیے پیشگی منصوبہ بندی کرنا بہت آسان ہو گیا ہے۔ پیشگی منصوبہ بندی کی کارآمد تدابیر کی وجہ سے آفات پر قابو پانا ممکن ہو گیا ہے۔ آفات سے نمٹنے اور ان پر قابو پانے کے لیے حکومت کے ساتھ عوام کی ذمہ داری بھی اہم ہے۔ تیز بارش، زلزلہ، زمین کا کھسکنا، بجلیوں کا گرنا جیسی قدرتی آفات پر روک لگانا ممکن نہیں لیکن جانی و مالی نقصان اور بنیادی سہولیات کی بربادی سے بچنے کے لیے کوششیں کی جاسکتی ہیں۔ اس سے آفات کی شدت میں کمی کی جاسکتی ہے۔ ان اعمال کو 'تقلیل شدت' (Mitigation) کہتے ہیں۔

## منصوبہ بندی:

اپنے اطراف میں وسیع پیمانے پر قدرتی اور انسان کے پیدا کردہ خطرات موجود ہیں۔ ان خطروں سے بچنا انتہائی ضروری ہے۔ آفات پیدا نہ ہوں اس لیے ان خطروں پر روک لگانے کی کوشش ضروری ہے۔ آفات کے وقت آفت زدہ لوگوں کو راحت پہنچانا، آفات کے اثرات

کم کرنا، ہمت سے ان آفتوں کا مقابلہ کرنا، مصیبتوں کا مقابلہ کرنے کے لیے مختلف کوششیں کرنا 'منصوبہ بندی اور تیاری' کہلاتی ہے۔ آفات کا مقابلہ کرنے کے لیے مصیبت زدہ لوگوں کو مصیبت کے وقت اہم اطلاعات دینا، روزمرہ زندگی معمول پر لانے کے لیے آزادانہ طور پر مہم چلانا، مصیبت زدگان کو سہارا دینا جیسی کوششیں انتظامیہ کی جانب سے کی جاتی ہیں۔

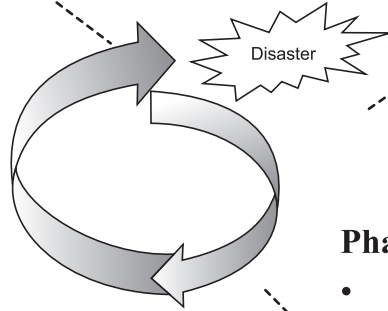
### آفات کے حسن انتظام کا چکر

#### Phase 1 : Pre Disaster phase

- Identify Hazards and Threats
- Take Preventive and Mitigation Measures
- Prepare for Responding

#### Phase 2 : During Disaster phase

Immediate rescue and relief



#### Phase 3 : Post Disaster phase

- Relief
- Immediate recovery to semi-normalcy
- Rehabilitation of life and restoration of infrastructure

Further development and resilience

### آفات کے حسن انتظام کا عمل

**مرحلہ ۱:** اپنے اطراف و اکناف میں عدم تحفظ، خوف و ہراس پیدا کرنے والے ممکنہ خطرات کا تجزیہ اور درجہ بندی کرنا۔ اسے 'خطرات کا تجزیہ' کرنے والا مرحلہ کہتے ہیں۔

**مرحلہ ۲:** ممکنہ خطرات کو روکنے کے لیے عملی کوشش کرنا۔ اسے 'عملی سدباب کا مرحلہ' کہتے ہیں۔

**مرحلہ ۳:** جس وقت قدرتی مصیبتوں اور آفات پر قابو پانا اور روک لگانا ممکن نہیں ہوتا اس وقت ان آفات سے ہونے والے نقصان کو کم کرنے کے لیے عمل کرنے اور حل تلاش کی جانے والی کوششیں 'مصیبت کی شدت کو کم کرنے والا مرحلہ' کہلاتی ہیں۔

**مرحلہ ۴:** خطرات سے پیدا ہونے والی آفات کا مقابلہ کرنے کی منصوبہ بندی کرنا، تیاری کرنا، عملی اقدام کرنا، فرد، خاندان، گاؤں، شہر، ریاست اور ملکی سطح پر مصیبت سے قبل انتظامات کا خاکہ تیار کرنا۔ اسے 'مصیبت کا مقابلہ کرنے کے لیے پیشگی تیاری کا مرحلہ' کہتے ہیں۔ درج بالا چار مراحل کو آفت سے قبل فعالیت کے فروغ کا حصہ سمجھا جاتا ہے۔

**مرحلہ ۵:** آفت وقوع پذیر ہونے پر متاثرہ علاقوں میں جانی، مالی اور بنیادی سہولیات کی بازآباد کاری کرنا، پیش آنے والی مصیبتوں کا مقابلہ کرنا، مصیبتوں سے چھٹکارا دلانے کی کوشش کرنا، متاثرین کی مدد کرنا اسے آفات کے دور میں عملی اقدام کا مرحلہ کہا جاتا ہے۔

**مرحلہ ۶:** متاثرہ علاقوں میں استحکام پیدا کرنا، متاثرہ زندگی بحال کرنا، بنیادی سہولتیں، عوامی رابطے کے وسائل، سڑکیں، ریل کے راستے وغیرہ سہولتوں کی از سر نو تعمیر کرنا اسے آفت کے بعد آفت زدگان کی بازآباد کاری کا مرحلہ کہا جاتا ہے۔





۳۔ اپنے اطراف کا جائزہ لیجیے (اپنے گھر کو بھی اس میں شامل کیجیے) اور جو عمارتیں، تعمیراتی اعتبار سے کمزور، پرانی اور غیر محفوظ ہیں ان کی فہرست بنائیے۔ بہت زیادہ غیر محفوظ، کم غیر محفوظ اور محفوظ؛ اس طرح کی تین فہرستیں تیار کیجیے۔

۴۔ ابتدائی طبی امداد کے لیے ضروری اشیاء کی فہرست بنائیے۔



## آفات کے حسن انتظام میں فوج کی کارکردگی

گزشتہ باب میں ہم نے انسان کی پیدا کردہ اور قدرتی آفات کا مطالعہ کیا۔ آفات کے حسن انتظام کا کام کئی تنظیمیں کر رہی ہیں۔ اس باب میں خصوصی طور پر آفات کے وقت فوج کی کارکردگی پر توجہ مرکوز کی گئی ہے۔

## قومی سلامتی پر قدرتی آفات کے اثرات

آفات کی وجہ سے جانی، مالی اور تعمیرات کو نقصان پہنچتا ہے۔ سماجی اور معاشی مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ قومی تحفظ پر بھی اس کے بُرے اثرات مرتب ہوتے ہیں جس کے متعلق چند مثالیں درج ذیل ہیں۔

۱۔ **زلزلہ** : ۲۰۰۱ء میں گجرات میں آئے زلزلے نے فضائیہ اور فوجی مراکز کو تہس نہس کر دیا تھا۔ سکم میں زلزلے کی وجہ سے زمین کھسنے سے نقل و حمل پر برا اثر ہوا۔ اس وجہ سے فوج کو رسد پہنچانے میں تکلیفیں پیش آئیں اور بڑی فوج کی آمد و رفت بھی متاثر ہوئی۔

۲۔ **بادلوں کا پھٹنا** : لداخ اور خاص طور پر لیہہ کے علاقے میں بادل پھٹنے کی وجہ سے آمد و رفت پر بُرے اثرات ہوئے اور فوج کو رسد پہنچانے میں دشواری پیش آئی۔

۳۔ **طوفانی گرداب** : اوڈیشا میں طوفانی گرداب کی وجہ سے بھارت کی بحری فوج کو نقصان اٹھانا پڑا۔

۴۔ **سونامی** : دسمبر ۲۰۰۴ء میں سونامی کی وجہ سے ویشاکھا پٹنم اور اندمان اور نکوبار کے بحری بیڑوں کا کافی نقصان ہوا۔ اسی طرح اندمان اور نکوبار کے فضائی اڈے اور ررن وے کو نقصان پہنچا جس کی وجہ سے چند دنوں تک وہاں کا کام کاج ٹھپ پڑا رہا۔

۵۔ **سیلاب** : کیدار ناتھ میں سیلاب کی وجہ سے آمد و رفت متاثر ہوئی جس کی وجہ سے ہمالیہ کے درمیانی علاقوں میں، چین کے قریب سرحدی علاقوں میں رسد پہنچانے میں تکلیفوں کا سامنا کرنا پڑا۔

۶۔ **آتشزدگی** : آگ کی وجہ سے فوجی اسلحہ کے ذخیرے کو کافی نقصان ہوا۔

۷۔ **سمندری آفت** : ۲۰۱۳ء میں بحری بیڑے کی پن ڈبئی (آب دوزکشتی) میں لگنے والی آگ اور اس میں ہونے والے دھماکے کی وجہ سے بھارت کو ایک پن ڈبئی سے ہاتھ دھونا پڑا۔

## قومی اتھارٹی برائے حسن انتظام آفات (National Disaster Management Authority)

قدرتی آفات سے بچاؤ کے کل انتظامات، امداد اور تعاون کی ابتدائی ذمہ داری مرکزی حکومت کے محکمہ داخلہ کی ہوتی ہے۔ وزیر اعظم قومی انتظامیہ برائے آفات کے صدر ہوتے ہیں اور ریاستی انتظامیہ برائے آفات کا اختیار اس ریاست کے وزیر اعلیٰ کو ہوتا ہے۔ یہ ادارے بھارت میں آفات کے حسن انتظام سے متعلق امور انجام دیتے ہیں۔ قدرتی اور انسان کی پیدا کردہ آفات سے نمٹنے کے لیے قومی آفت تعاون فورس (National Disaster Response Force (NDRF)) کی تشکیل کی گئی ہے۔

سرحدی حفاظتی دستہ (BSF)، مرکزی ریزرو پولس فورس (CRPF)، مرکزی صنعتی حفاظتی دستہ (CISF)، بھارت تبت سرحدی پولس (ITBP) اور مسلح سرحدی دستے (SSB) کے فوجیوں کو NDRF میں شامل کیا گیا ہے۔ ہرکٹری میں ماہر انجینئر، ٹیکنیشن، ماہر الیکٹریٹیشن، طبی ماہرین اور ڈاگ اسکواڈ (کتوں کے دستے) کو بھی شامل کیا جاتا ہے۔ تمام دستوں کو ضروری سامان سے لیس کر کے اور تربیت دے کر



(Ref.: [www.ndrf.gov.in/ndrf](http://www.ndrf.gov.in/ndrf))

قدرتی آفات اور انسان کی پیدا کردہ آفات کا مقابلہ کرنے کے قابل بنایا جاتا ہے۔ انھیں کیمیائی، حیاتیاتی، ریڈیائی اور جوہری آفات کا سامنا کرنے کی ٹریننگ دی جاتی ہے۔ بھارت کے حساس علاقوں کا خاکہ تیار کر کے آفات کے وقت فوراً پہنچنے کے مقصد سے NDRF کے دستے بارہ مقامات پر متعین کیے گئے ہیں۔

### آفات کے حسن انتظام میں فوج کی ذمہ داریاں اور کام

جس طرح کسی آفت سے نمٹنے کے لیے NDRF کی ابتدائی ذمہ داری ہوتی ہے اسی طرح اس مصیبت کا سامنا کرنے کے لیے وزارتِ دفاع کی اختیاری فوج کو حرکت دی جاتی ہے۔ یہ تمام کام فوج شہری انتظامیہ کے تعاون کے طور پر کرتی ہے۔ ملک کے عوام کی حفاظت، ان کے املاک کی حفاظت اور ملکی مفاد کے لیے قدرتی اور انسان کی پیدا کردہ آفات سے بچاؤ کرنا اس کا فرض ہے۔ اس کام کو بہتر طور پر انجام دینے کے لیے زمانہ جنگ اور امن کے دور میں آفات سے نمٹنے کے لیے ملک کو مختلف عملی اور اختیاری شعبوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ وسائل کی دستیابی، اعلیٰ نظم و نسق اور ٹریننگ و تعاون کی وجہ سے فوج بہترین طریقے سے کام انجام دے سکتی ہے۔ آفات سے نمٹنے کے آخری حربے کے طور پر حکومت فوج کو میدان میں اتارتی ہے۔ فوج کے کام تین مرحلوں میں ہوتے ہیں۔ (۱) آفات سے قبل منصوبہ بندی (۲) آفات کی پیشگی اطلاع ملتے ہی کیے جانے والے کام (۳) آفات کے بعد کے کام۔

## ۱۔ آفات سے قبل کا مرحلہ

- اس مرحلے میں ممکنہ آفت کا مقابلہ کرنے کی منصوبہ بندی کی جاتی ہے۔ اس منصوبے میں درج ذیل امور کا خیال رکھا جاتا ہے۔
- ممکنہ خطرات کی پیش بینی۔
  - جغرافیائی معلوماتی نظام (GIS) کے استعمال سے نقشوں کی از سر نو تشکیل۔
  - فوج اور عوامی بستیوں کے درمیان آمد و رفت کے ذرائع کی جانچ۔
  - ساز و سامان کے مقامات، ہیلی کاپٹر اُتارنے کے لیے مناسب جگہ اور سہولیات سے متعلق فیصلے لینا۔
  - اچانک پیدا ہونے والے مسائل کے لیے تدارک کی منصوبہ بندی کرنا۔

## ۲۔ مصیبت کی اطلاع ملنے کے وقت کا مرحلہ

- یہ مرحلہ ممکنہ خطرات کی پیشگی اطلاع ملنے کے بعد کا ہے۔ یہ پیشگی اطلاع سیلاب، طوفانی گرداب، سونامی وغیرہ سے متعلق ہو سکتی ہے۔ اگر عوام کو یہ محسوس ہو کہ ممکنہ خطرہ بہت بڑا ہے تو وہ اس کے متعلق فوج کو خبر دے سکتی ہے جس کی وجہ سے فوج اس خطرے کا سامنا کرنے کی تیاری میں لگی رہتی ہے۔ فوج حمل و نقل کے ذرائع کے ٹھیک ٹھاک ہونے اور دیگر ضروری اشیاء کے دستیاب ہونے کا اطمینان کرتی ہے۔

## ۳۔ آفات کے بعد کی کارروائی

- آفت پیدا ہونے پر فوج درج ذیل امور انجام دیتی ہے۔
- آفت میں گرفتار مصیبت زدگان کو تلاش کر کے ان کی جان بچانا۔
  - بچے ہوئے لوگوں کو اگر خطرہ لاحق ہو تو دوسرے مقام پر منتقل کرنا، ان کے رہنے، کھانے کا مناسب انتظام کرنا۔
  - انتہائی ضروری اشیاء، غذائی اجناس، طبی امداد مہیا کرنا۔
- بڑی فوج، بحری فوج اور فضائیہ ضرورت کے مطابق کام کرتے ہیں۔ مثلاً بحری فوج سیلاب زدگان کو بچانے کا کام کرتی ہے۔ فضائیہ ہیلی کاپٹر کے ذریعے مصیبت میں پھنسے لوگوں کو نجات دلا سکتی ہے یا ہوائی جہاز کے ذریعے طبی امداد، غذائی اجناس کے پیکٹ وغیرہ مہیا کر سکتی ہے۔ اسی طرح بری فوج مقامی سطح پر ہونے والے فساد کو قابو میں لانے کے لیے فوج تعینات کر سکتی ہے۔

## آفات کے حسن انتظام میں فوج کی کارکردگی - بیک نظر

- ۱۔ شعبہ اختیارات اور انصرام : مصیبت کے وقت امداد کے لیے انتظامات اور قابو پانے کے لیے ایک مرکزی شعبہ اختیارات کی ضرورت ہوتی ہے۔
- ۲۔ خدماتی سہولیات : غذائی اجناس اور پانی جیسی ضروری اشیاء مہیا کرنا اور ذرائع حمل و نقل کو جاری رکھنا ضروری ہوتا ہے۔
- ۳۔ مصیبت زدگان کے لیے خیمے بنانا اور ان کا انصرام : کسی بھی مصیبت زدہ کو اس قسم کے خیمے کی ضرورت پیش آ سکتی ہے۔

۴۔ طبی امداد : عارضی طور پر دواخانہ شروع کر کے فوری طبی امداد دی جاتی ہے۔

۵۔ راستے اور ٹپلوں کی تعمیر اور مرمت : مصیبت زدگان کو فوری امداد پہنچانے کے لیے آفات سے متاثر ریل کے راستوں اور سڑکوں کو درست کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔



بھارتی فضائیہ (IAF) کے ہیلی کاپٹر کے ذریعے امداد اور راحت کاری



سیلابی حالات میں راحت کاری کا کام کرنے والی فوج

طبی امداد



بحری فوج کے امدادی کام

تلاش اور راحت کاری

## سرگرمی

۱۔ ذیل میں درج آفات کے وقت فوج نے عوام کی کس طرح مدد کی، تلاش کیجیے اور ہر واقعے کی معلومات حاصل کیجیے۔ بات چیت کیجیے اور نوٹ لکھیے۔

(i) گجرات کے زلزلے (۲۰۰۱ء) سے متاثرہ علاقے: بھج، احمد آباد، گاندھی نگر، کچھ، سورت، ضلع سریندر نگر، ضلع راجکوٹ، جام نگر اور جوڈیا۔

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

(ii) بحر ہند میں آنے والی سونامی (۲۰۰۴ء) سے متاثرہ علاقے: جنوبی بھارت کے کچھ علاقے اور اندمان اور نکوبار جزائر۔

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

(iii) اُتر اُکھنڈ میں بادل پھٹنے کی وجہ سے اچانک آنے والے سیلاب (۲۰۱۳ء) سے متاثرہ علاقے - گوہند گھاٹ، کیدار ناتھ مندر، ضلع رُدر پریاگ، اتر اُکھنڈ، ہماچل پردیش اور مغربی نیپال۔

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

(iv) کشمیر کا سیلاب (۲۰۱۳ء) متاثرہ علاقے: سری نگر، بندی پور، راجوری وغیرہ۔

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....



.....

.....

.....





نویں جماعت کے دفاعی مطالعات سرگرمی کی کتاب میں ہم نے سیکھا کہ دنیا میں اپنے ملکی مفاد اور بنیادی قدروں کی پاسداری کے لیے ملک کی قابل اعتماد قومی طاقت کو ترقی دینا ضروری ہوتا ہے۔ ملکی طاقت کے لیے ضروری مختلف اکائیوں کے بارے میں بھی آپ نے معلومات حاصل کی ہے۔ جدید، ترقی یافتہ اور خوش حالی کی طرف پیش رفت کرنے والا ملک بننے کے لیے بنیادی اکائیوں میں سائنس، ٹکنالوجی اور صنعتی پیداوار کی صلاحیت جیسی اکائیوں کے ارتقا کی ضرورت ہے۔

### سائنس، ٹکنالوجی اور انجینئرنگ کا باہمی تعلق

کئی دفعہ سائنس کی بنیادی معلومات اور انجینئرنگ کے تال میل سے ٹکنالوجی کا ارتقا ہوتا ہے۔ مثلاً پہلے سے طے شدہ طریقے اور معلومات کے استعمال سے سائنس بجلی کے تار سے گزرنے والے الیکٹران کے بہاؤ کا مطالعہ کر سکتی ہے۔ نئے سرے سے دریافت ہونے والی اس معلومات کا استعمال کر کے انجینئر نیم موصل برق، کمپیوٹر اور جدید ٹکنالوجی جیسی نئی اشیا، وسائل اور مشینوں کی پیداوار کر سکتے ہیں۔ اس اعتبار سے سائنس، ٹکنالوجی اور انجینئرنگ ان تین شعبوں کو تحقیق و ترقی کے مقاصد کے لیے ایک ہی سمجھا جاتا ہے۔

دنیا کے طبعی اور قدرتی خا کے اور برتاؤ کا باقاعدہ مطالعہ سائنس کہلاتا ہے۔ ٹکنالوجی عملی طور پر صنعت و تجارت کے لیے سائنس کا کیا گیا استعمال ہے۔ سائنسی علوم کے استعمال سے وجود میں آنے والے طریقے، نظام اور آلات کا تعلق ہمیں ٹکنالوجی کا علم عطا کرتا ہے۔ اس کی ایک بہترین مثال کمپیوٹر ہے جو سائنس اور الیکٹرانکس کے ملاپ سے وجود میں آیا۔ انجینئرنگ تو ریاضی، سائنس، معاشیات، سماجیات اور عملی معلومات کا معروضہ ہے۔ یہ اشیا، گل پرزے، اوزار، مشینیں، ایجاد، اختراع، خا کے تیار کرنے اور پیداوار میں کارآمد ثابت ہوتی ہے۔

### بھارت میں سائنس، ٹکنالوجی اور صنعت کاری کا ارتقا

قدیم اور عہدِ وسطیٰ کی تاریخ کے جھروکوں میں دیکھا جائے تو پتا چلتا ہے کہ بھارت نے دنیا کو علمِ فلکیات، ریاضی اور لباس کی تہذیب کے علاوہ دیگر کئی شعبوں کا علم دیا۔ سترھویں صدی میں بھارت معاشی اعتبار سے اور فوجی لحاظ سے یورپی ممالک کے ہم پلہ تھا۔ ۱۷۸۰ء میں ٹیپو سلطان نے انگریزوں کے ساتھ لڑتے ہوئے میزائیل کا استعمال کر کے انھیں حیرت زدہ کر دیا تھا۔ اسی میزائیل کی نقل کر کے انگریزوں نے ۱۸۱۲ء میں نیپولین کے خلاف اسے استعمال کیا لیکن اٹھارہویں صدی میں یورپ کے صنعتی انقلاب کی وجہ سے یورپ کی صنعتی صلاحیتوں میں تیزی سے تبدیلی آئی اور وہ ترقی پاتی گئیں لیکن انگریز سامراجیت کی وجہ سے یہ صنعتی ترقی بھارت میں نہیں ہو سکی۔

آزادی کے بعد سائنس اور ٹکنالوجی میں بھارت نے اونچی اڑان بھری ہے۔ آج اپنا ملک بھارت کئی شعبوں میں اول مقام پر ہے۔ اس میں زراعت، کپڑے کی صنعت، حفظانِ صحت، دواسازی، اطلاعی ٹکنالوجی، خلائی ٹکنالوجی، دفاعی ٹکنالوجی اور جوہری ٹکنالوجی کا شمار کیا جاسکتا ہے۔

قومی تحفظ کے فروغ کے لیے بھارت کی حکومت نے سائنس اور ٹکنالوجی میں ابتدائی اقدامات کیے ہیں جن میں سے چند کا استعمال عوامی فلاح کے لیے جبکہ کچھ کا استعمال دفاع کے لیے ہوتا ہے۔ اس بات کو سمجھنا ضروری ہے۔ مثلاً مصنوعی سیاروں (سیٹلائٹ) کا استعمال

روزمرہ کے موبائل رابطوں کے لیے ہوتا ہے۔ اسی طرح اس کا استعمال حفاظتی فوجوں کے آپسی ربط کے لیے بھی کیا جاتا ہے۔ نیز جوہری سائنس کا استعمال بجلی پیدا کرنے کے لیے کیا جاتا ہے۔ اسی طرح جوہری اسلحہ بنانے کے لیے بھی اس کا استعمال ہوتا ہے۔

**کثیر المقاصد ٹکنالوجی :** ایک ہی وقت میں ایک سے زیادہ مقاصد حاصل کرنے کے لیے استعمال کی جانے والی ٹکنالوجی کو کثیر المقاصد ٹکنالوجی کہتے ہیں۔ فوجی مقاصد کے لیے استعمال کی جانے والی مہنگی تکنیک عوام کی فلاح کے لیے پرامن طریقے سے استعمال کی جاسکتی ہے۔ مثلاً عالمی سمت شناسی نظام (Global positioning system - GPS)

اس باب میں بھارت کی حفاظت کے لیے فوجی دستوں کے ذریعے استعمال کی جانے والی ٹکنالوجی کے تین شعبوں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ خلائی ٹکنالوجی، جوہری ٹکنالوجی اور الیکٹرانکس۔ یہ تمام کثیر المقاصد ٹکنالوجی ہیں۔

### خلائی ٹکنالوجی

انسانی بقا اور ترقی کے لیے خلائی ٹکنالوجی اہم ہے۔ سیٹلائٹ اب کئی مقاصد کے لیے استعمال کیے جا رہے ہیں مثلاً موسمیات، ٹیلی وژن نشریات، ٹیلی فون، سمت نما اور انٹرنیٹ۔ خلائی ٹکنالوجی (نظام) کا استعمال کئی شعبوں میں ہوتا ہے مثلاً مالیاتی انتظامات، تعلیم، ٹیلی میڈیسن، سائنسی تحقیقات اور آفات کا حسن انتظام وغیرہ۔ بیرونی خلا کا استعمال فوجوں کی امدادی کارروائیوں کے لیے کیا جاتا ہے۔ مثلاً زمین کا معائنہ، رابطہ اور سمت بتانا۔ ڈاکٹر وکرم سارا بھائی اور دیگر کئی سائنس دانوں کی وجہ سے خلائی ٹکنالوجی میں نمایاں کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ انڈین اسپیس ریسرچ آرگنائزیشن (ISRO) نے میزائل، خلائی طیارہ اور مصنوعی سیارہ (سیٹلائٹ) بنانے اور اسے داغنے کے میدانوں میں ملک کو خود کفیل بنا دیا ہے۔

ISRO ۱۹۶۹ء میں قائم کیا گیا۔ اس کا مقصد ملک کی ترقی کے لیے خلائی ٹکنالوجی کو کام میں لانا تھا۔ بھارت نے پہلا مصنوعی سیارہ 'آریہ بھٹ' ۱۹۷۵ء میں بنایا جسے سوویت روس کی مدد سے خلا میں داغا گیا۔ بھارت کا پہلا کامیاب خلائی نشریات کا پروگرام ۱۹۸۳ء میں ممکن ہوا۔ 'روہنی' نامی سیٹلائٹ کی ابتدا کے بعد اسرو نے سیٹلائٹ بردار طیارے، جدید سیٹلائٹ بردار گاڑیاں، قطبی سیٹلائٹ بردار اور Geosynchronous سیٹلائٹ بردار گاڑیوں کا کامیاب تجربہ کیا ہے۔ بھارت کا فاصلاتی حساس سیٹلائٹ (Indian Remote Sensing Satellite - IRS) کا زمینی مشاہدے کے لیے استعمال بھارتی سیٹلائٹ کا دفاع کے لیے اولین اہم استعمال ہے۔

**ڈاکٹر وکرم آمبالال سارا بھائی (۱۹۷۱ - ۱۹۱۹ء):** بھارتی خلائی پروگرام کے بانی کی حیثیت سے ڈاکٹر وکرم سارا بھائی جانے جاتے ہیں۔ اسرو کا قیام ان کی سب سے بڑی کامیابی ہے۔

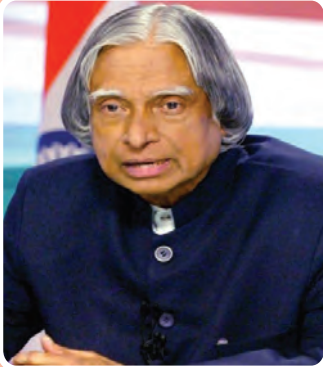


## میزائیل ٹکنالوجی

۱۹۸۳ء میں انٹی گریٹڈ گائیڈ میزائیل پروگرام کا آغاز ہوا۔ اس منصوبے میں درج ذیل پانچ میزائیل پروگرام شامل تھے۔

- (i) آگنی - اوسط ہدف کا بیلنسٹک میزائیل
- (ii) ترشول - کم بلندی کا فوری مار کرنے والا زمین سے ہوا میں مار کرنے والا میزائیل (SAM)
- (iii) آکاش - اوسط سے زیادہ بلندی پر مار کرنے والا میزائیل (SAM)
- (iv) پرتھوی - زمین سے زمین پر مار کرنے والا میزائیل (SSM)
- (v) ناگ - تیسری نسل کا ٹینک تباہ کرنے والا (اینٹی ٹینک) میزائیل

انٹی گریٹڈ گائیڈ میزائیل پروگرام نے بھارت میں میزائیل کی ترقی کی بنیاد ڈالی۔ اس کے بعد اصلاح شدہ ٹکنالوجی اور باصلاحیت میزائیل کی ترقی ہوتی گئی جس میں پرتھوی II اور III زمین سے زمین پر مار کرنے والے بیلنسٹک میزائیل، آگنی III اور آگنی IV زمین سے زمین پر مار کرنے والے اوسط ہدف کے بیلنسٹک میزائیل، آگنی V زمین سے زمین پر مار کرنے والا اینٹر کائینٹیل بیلنسٹک میزائیل، برہموس سوپر سوئک کروڑ میزائیل، نرچھے سب-سوئک کروڑ میزائیل، پن ڈبئی سے چھوڑا جانے والا K4 اور K15 بیلنسٹک میزائیل، پرڈیومن اور پرتھوی ایئر ڈیفنس زمین سے ہوا میں مار کرنے والے میزائیل اور 'اسٹریٹ' ہوا سے ہوا میں مار کرنے والا میزائیل۔



**ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام (۲۰۱۵ء - ۱۹۳۱ء)** اسرو کے میزائیل بردار پروگرام کی جانچ کے اہم ذمے دار تھے۔ انھوں نے ادارہ برائے دفاعی تحقیقات و ترقیات (DRDO) میں Indigenous گائیڈ میزائیل کو ترقی دینے کی ذمے داری قبول کی۔ وہ انٹی گریٹڈ گائیڈ میزائیل ڈیولپمنٹ پروگرام (IGMDP) کے چیف ایگزیکٹو تھے۔ انھیں بھارت کے 'میزائیل مین' کی حیثیت سے شہرت حاصل ہے۔ ڈاکٹر کلام ۲۵ جولائی ۲۰۰۲ء کو بھارت کے گیارہویں صدر جمہوریہ منتخب ہوئے۔

## میزائیلوں کی درجہ بندی

میزائیل کی درجہ بندی کے لیے مختلف کسوٹیوں کا استعمال کیا جاتا ہے جس میں رینج (range) ایک اہم کسوٹی ہے۔

**ٹیکٹیکل میزائیل:** عام رینج 150 کلومیٹر سے 300 کلومیٹر تک (مثلاً پرتھوی I)

**کم رینج والے میزائیل:** عام رینج 300 کلومیٹر سے 1000 کلومیٹر تک (مثلاً آگنی I)

**اوسط رینج کے میزائیل:** عام رینج 1000 کلومیٹر سے 3500 کلومیٹر تک (مثلاً آگنی II اور K4 پن ڈبئی)

**اوسطاً دور رینج والے میزائیل:** عام رینج 3500 کلومیٹر سے 5500 کلومیٹر تک (مثلاً آگنی III اور IV)

**بین براعظمی میزائیل:** عام رینج 5500 کلومیٹر سے زیادہ (مثلاً آگنی V)



پرتھوی، میزائل II اور III



آگنی، میزائل



ٹریشول، میزائل



ناگ، میزائل



آکاش، میزائل



برہموس، میزائل



Height : 22.7m  
 Lift-off weight : 17 t  
 Propulsion : All Solid  
 Payload mass : 40 kg  
 Orbit : Low Earth Orbit

### SLV-3



### ASLV

Height : 23.5m  
 Lift-off weight : 39 t  
 Propulsion : All Solid  
 Payload mass : 150 kg  
 Orbit : Low Earth Orbit



### PSLV-XL

Height : 44m  
 Lift-off weight : 320 t  
 Propulsion : Solid & Liquid  
 Payload mass : 1860 kg  
 Orbit : 475 km  
 Sun Synchronous  
 Polar Orbit  
 (1300 kg in  
 Geosynchronous  
 Transfer Orbit)



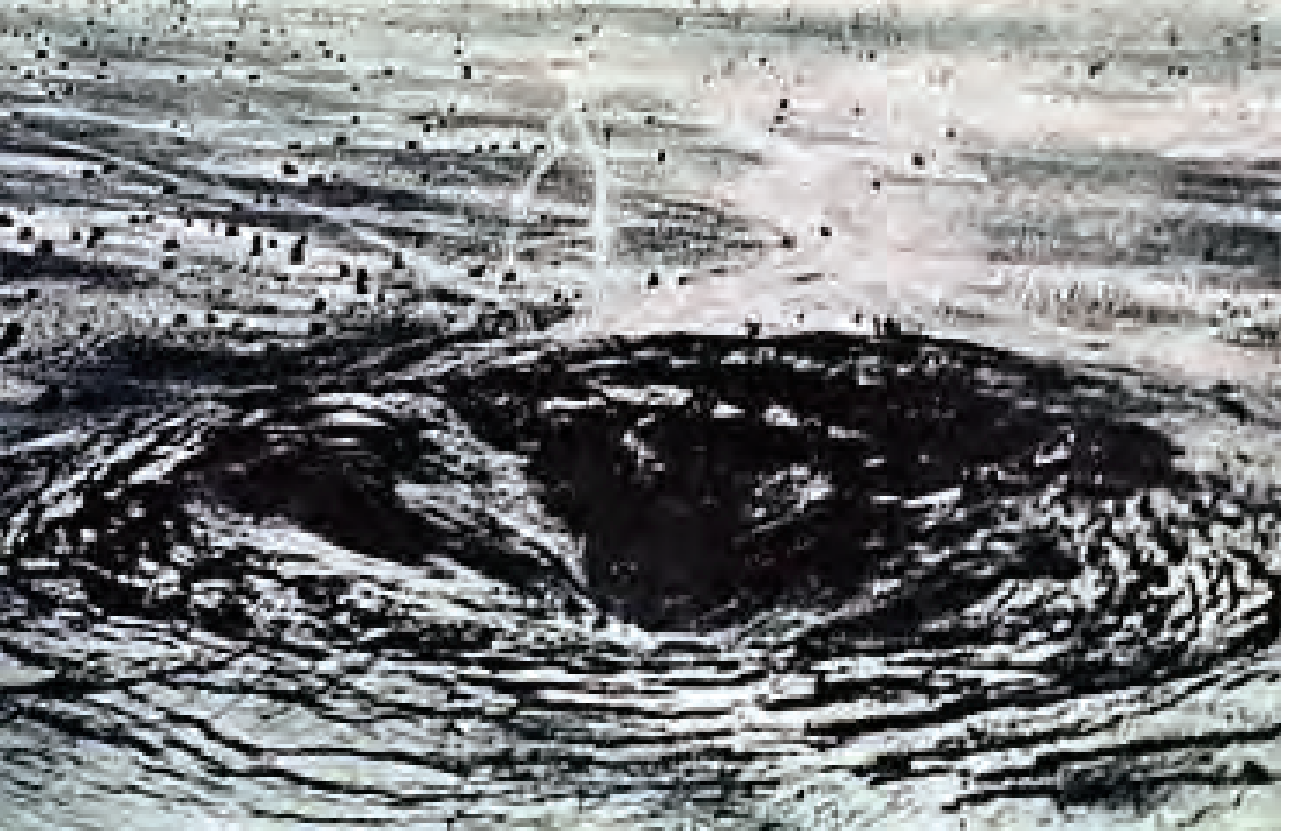
### GSLV Mk II

Height : 49m  
 Lift-off weight : 414 t  
 Propulsion : Solid, Liquid & Cryogenic  
 Payload mass : 2200 kg  
 Orbit : Geosynchronous  
 Transfer Orbit



### GSLV Mk III

Height : 43.43 m  
 Lift-off weight : 640 t  
 Propulsion : Solid, Liquid & Cryogenic  
 Payload mass : 4000 kg  
 Orbit : Geosynchronous  
 Transfer Orbit



### پوکھرن جانچ مقام

آزادی کے فوراً بعد بھارت نے اپنا جوہری پروگرام شروع کیا۔ بھارت کے جوہری منصوبے کی ترقی میں ڈاکٹر میگھنا دساہا اور ڈاکٹر ہومی بھابھان دو سائنس دانوں نے اہم کردار ادا کیا۔ بھارت کا جوہری منصوبہ دو فلسفوں پر مبنی ہے: پرامن مقاصد کے لیے جوہری توانائی کو استعمال کر کے تحقیقی و ترقی کے کاموں کو فروغ دینا اور جوہری پروگرام میں خود کفیل بنانا۔

بجلی پیدا کرنے کے لیے جوہری توانائی کا استعمال جوہری تحقیق کا سب سے اہم پہلو تسلیم کیا گیا ہے۔ جوہری توانائی بھارت کے تحفظ اور دیرپا ترقیاتی منصوبوں میں اہم کردار ادا کرے گی۔

بھارتی حکومت کا جوہری توانائی کا شعبہ ۱۹۵۴ء میں قائم کیا گیا۔ جوہری توانائی ٹکنالوجی کا ارتقاء جوہری تیارکاری ٹکنالوجی کا استعمال زراعت، ادویہ، صنعت اور بنیادی تحقیقات میں کرنا اس کے فرائض میں شامل ہے۔ بھارت کو ٹکنالوجی کے ذریعے مستحکم کرنا، مزید بہتر بنانا اور عوامی زندگی میں سدھار لانا جوہری توانائی کے شعبے کا نظریہ ہے۔

۱۹۷۴ء میں بھارت نے پوکھرن کے مقام پر پہلی جوہری جانچ کی۔ یہ جانچ جوہری ٹکنالوجی کے مفید استعمالات میں تحقیق و ترقی کو حرکت دینے کے لیے پرامن طریقے سے کی گئی تھی۔ دنیا کو بھارت کی جوہری صلاحیتوں کا علم ہوا۔ اس وقت کی وزیر اعظم شری متی اندرا گاندھی نے لوک سبھا میں کہا کہ یہ جانچ جوہری توانائی کے پرامن استعمال کے لیے کی گئی تحقیق اور ترقی کے کاموں کا ایک حصہ تھی۔



**ڈاکٹر ہومی جہانگیر بھابھا (۱۹۲۶-۱۹۰۹ء)** ایک ہمہ گیر شخصیت تھے۔ وہ سائنس داں، دوراندیش اور کئی سائنسی اداروں کے بانی تھے۔ ۱۹۴۸ء میں جوہری توانائی کمیٹی اور ۱۹۵۴ء میں شعبہ جوہری توانائی قائم کرنے میں وہ پیش پیش تھے۔ انھوں نے مقصد مرکوز تحقیق اور جوہری توانائی کے لیے معدنیات کی تلاش کا خاکہ تیار کیا تھا۔ وہ اتنے دوراندیش تھے کہ انھوں نے ۱۹۵۰ء میں جوہری توانائی کی اہمیت کو جان کر ملک کی توانائی کی حفاظت کے لیے جوہری پروگرام کی بنیاد رکھی۔

### جوہری اسلحہ کا تجربہ

۱۹۹۸ء میں بھارت نے پوکھرن میں دوبارہ کئی جوہری تجربے کیے۔ بھارت نے اعلان کیا کہ اب وہ جوہری ہتھیاروں سے لیس ملک بن گیا ہے۔ اس وقت وزیر اعظم اٹل بہاری واجپائی کا جوہری تجربے کے بعد دیا گیا بیان بھارت کے جوہری ہتھیاروں سے لیس ملک بننے کے فیصلے کی وضاحت کرتا ہے۔ انھوں نے کہا کہ ہمارے اطراف جوہری ہتھیاروں کی تعداد بڑھ گئی ہے۔ بھارت انتہا پسندی اور سرد جنگ کا شکار بن رہا ہے۔ جوہری ہتھیاروں سے لیس ممالک نے عالمی سطح پر جوہری اسلحہ سے پاک دنیا کے مقصد کے تحت کوئی قدم نہیں اٹھایا۔ اسی لیے بھارت اپنے قومی تحفظ اور سلامتی کے لیے جوہری ہتھیاروں سے لیس ملک بن گیا ہے۔ یہ اسلحہ کسی ملک پر حملہ یا اسے دھمکانے کے لیے استعمال کرنے کا بھارت کا ارادہ نہیں ہے۔ یہ اسلحہ اپنے دفاع کے لیے ہے۔ بھارت اب جوہری دھمکیوں اور دباؤ کا شکار نہیں ہوگا اس کا یقین دلاتا ہے۔ بھارت نے جوہری ٹکنالوجی کے پرامن استعمال کا نظریہ نہیں چھوڑا بلکہ اس نے عالمی سطح پر عدم جوہری اسلحہ کی حمایت جاری رکھی ہے۔ لیکن اپنی حفاظت کے نظریے سے جوہری اسلحہ کی قابلیت ثابت کر کے اس کی صلاحیت کو فروغ دینا ہے۔

### جوہری توسیع بندی معاہدہ

جوہری توسیع بندی معاہدہ (Nuclear Non-Proliferation Treaty - NPT) ایک بین الاقوامی معاہدہ ہے جس کا مقصد جوہری ہتھیاروں اور ٹکنالوجی کی توسیع روکنا، جوہری توانائی کے پرامن استعمال کی حمایت کرنا اور عدم جوہری اسلحہ اور عام طور پر مکمل اسلحہ بندی کے مقاصد کی طرف پیش رفت کرنا ہے۔ اس معاہدے پر ۱۹۶۸ء میں دستخط کیے گئے۔ بھارت اس معاہدے میں شریک نہیں ہوا۔ جن ممالک کے پاس جوہری اسلحہ نہیں ہے ان کے جوہری اسلحہ تیار کرنے پر یہ معاہدہ پابندی عائد کرتا ہے لیکن جن ممالک کے پاس جوہری ہتھیار ہیں ان پر کسی قسم کی پابندی عائد نہیں کرتا۔ یہ تفریق ہے اس لیے بھارت نے اس معاہدے میں شرکت کرنے سے انکار کر دیا۔

## جوہری اسلحہ بردار ممالک

اسٹاک ہوم بین الاقوامی ادارہ برائے تحقیق و امن - Stockholm International Peace Research Institute (SIPRI) کے مطابق درج ذیل ممالک جوہری اسلحہ بردار ہیں :

امریکہ، روس، برطانیہ (یونائیٹڈ کنگڈم)، فرانس، چین، بھارت، پاکستان، اسرائیل اور شمالی کوریا۔ (SIPRI معلومات، جنوری ۲۰۱۶ء)

## جوہری توانائی منصوبہ

اس منصوبے میں جوہری توانائی کو مفید توانائی میں تبدیل کیا جاتا ہے۔ جوہری بجلی پروجیکٹ میں ری-ایکٹر میں تیار ہونے والی حرارت پانی کو بھاپ میں تبدیل کرنے اور بھاپ کے استعمال سے ٹربائن کے ذریعے برقی جنریٹر چلانے کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔

## الیکٹرانکس

بھارت کی حکومت نے اندرون ملک Electronics System Design & Manufacturing - ESDM کو متحرک کرنے کے لیے ۲۰۱۲ء میں الیکٹرانکس کی قومی پالیسی کا اعلان کیا۔ اس پالیسی کے مقاصد میں ایک مقصد ESDM اور معاشی نظام، دفاع، جوہری توانائی اور خلائی شعبوں میں شمولیت کو بڑھا دینا ہے۔ اس کے علاوہ اطلاعاتی اور مواصلاتی ٹکنالوجی کی بنیادی سہولتوں اور ملک کے سائبر تحفظ کے لیے ایک مکمل سائبر تنظیم کے قیام کا منصوبہ ہے۔

الیکٹرانکس بھارت کے حصولِ دفاع کا ایک اہم حصہ ہے۔ شعبہ مواصلات میں الیکٹرانکس سیٹلائٹ فون، رڈار، سمت شناس میزائل، مختلف مشینوں کے الیکٹرانک سرکٹ وغیرہ میں استعمال کیا جاتا ہے۔ دیسی سپر کمپیوٹر اور سپر کمپیوٹر ٹکنالوجی کو ترقی دینے کا پروگرام بھارت نے شروع کیا ہے۔ یہ سپر کمپیوٹر جوہری ہتھیاروں کی ترقی کے کاموں میں مدد کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ C-DAC کا تیار کردہ پرم ۸۰۰ (PARAM-800) پہلا سپر کمپیوٹر ہے۔ اس کام میں ڈاکٹر وجے بھٹلکر کا اہم تعاون رہا۔



پرم سپر کمپیوٹر



مختلف قسم کی تکنیکیں، انٹرنیٹ اور سماجی تعلقات میں اضافے کے باعث سائبر تحفظ کی بحث کو غیر معمولی اہمیت حاصل ہو گئی ہے۔ انٹرنیٹ کا استعمال وسیع پیمانے پر ہوتا ہے۔ لوگ انٹرنیٹ اور ویب سائٹس استعمال کرتے ہیں۔ سائبر کی دنیا میں ہونے والے ہر واقعے پر نظر رکھنا ناممکن ہے۔ مختلف ٹکنالوجی میں تیز رفتار ترقی کی وجہ سے نئے نئے خطرات پیدا ہو گئے ہیں۔ انھیں سمجھنا اور ان کا تدارک کرنا ضروری ہے۔

آج کل سائبر تحفظ کو لاحق خطرات زیادہ ترقی یافتہ اور گہرے ہو گئے ہیں۔ بجلی کی فراہمی، بینک، ریلوے، فضائی آمد و رفت پر قابو جیسی بنیادی سماجی ضرورتوں پر حملے ہو سکتے ہیں۔ سرکاری دفاتر، بینک اور دیگر بنیادی سہولتوں اور ملک بھر کی کمپنیوں کو ہدف بنا کر ہیکرس تاوان کا مطالبہ کر سکتے ہیں۔ اس طرح کے کام روایتی قانون اور انتظامیہ کے لیے مسئلہ ہیں اس لیے انھیں حل کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اس مسئلے کے حل کے لیے بھارت کی حکومت نے ۲۰۱۳ء میں سائبر تحفظ سے متعلق کارروائی کے لیے معلومات ورہبری پر مبنی خاکہ مہیا کرانے کے مقاصد سے ملکی سائبر تحفظ پالیسی تدوین کی۔

مزید معلومات کے لیے دیکھیے۔

### National Cyber Security Policy-2013 (NCSP-2013)

Ministry of Electronics and Information Technology of the Indian Government

[http://meity.gov.in/writereaddata/files/National\\_cyber\\_security\\_policy-2013\\_0.pdf](http://meity.gov.in/writereaddata/files/National_cyber_security_policy-2013_0.pdf)

### تعلیم کے ذریعے سائنس اور ٹکنالوجی کی توسیع

بھارت میں مختلف سائنسی علوم و تحقیقی ادارے قائم کیے گئے ہیں۔ ملک کی ضرورتوں کی تکمیل کے لیے یہ ادارے کام کرتے ہیں۔ اس میں کچھ ادارے حکومت کی نگرانی میں کام انجام دیتے ہیں جبکہ کچھ خود مختار ہیں۔ جن طلبہ کو سائنس اور ٹکنالوجی میں دلچسپی ہے ان کے لیے کچھ اہم تفصیلات ذیل میں درج ہیں۔ مزید معلومات بھارت کی سرکاری ویب سائٹس پر دستیاب ہو سکتی ہے۔

(<https://india.gov.in/>)

چند اہم تعلیمی ادارے

- Indian Institutes of Science Education and Research (IISER)
- Indian Institutes of Technology (IIT)

اہم تحقیقی ادارے

- Department of Atomic Energy (DAE)
- Indian Space Research Organisation (ISRO)
- Council of Scientific and Industrial Research (CSIR)
- Centre for Development of Advanced Computing (C-DAC)
- Indian Institute of Science (IISc)
- Tata Institute of Fundamental Research (TIFR)

شعبہ دفاع میں تحقیقی و ترقی کے کام کرنے والی تنظیمیں

- Defence Research and Development Organisation (DRDO)

## مستقبل میں شعبہ دفاع میں اہم تبدیلیاں لانے والی نئی ٹکنالوجی کے شعبے

- مصنوعی ذہانت (AI) اور روبوٹکس
- پارٹیکل فزکس یا لیزر شعاعی اسلحہ
- برقی مقناطیسی اخراج
- ہلکے وزن کی اعلیٰ ادھات اور اعلیٰ طاقت کے امتزاجی اور دفاع حرارت اشیا
- انتظامیہ کی تصغیر (Miniaturisation and Nano Technology)
- ایسی Stealth ٹکنالوجی جسے رڈار بھانپ نہ سکے۔

## سرگرمی

۱۔ 'چندریاں' اور 'منگل یان' کی معلومات اکٹھا کیجیے۔ اس کی کامیابی سے متعلق جماعت میں گفتگو کیجیے۔

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

۲۔ GPS سے کیا مراد ہے؟ اس کا استعمال کس لیے کیا جاتا ہے؟

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

۳۔ بھارت کے لیے جوہری توانائی کی کیا اہمیت ہے؟ بھارت میں موجود کسی ایک یا دو جوہری توانائی منصوبے کی معلومات جمع کیجیے۔

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

۴۔ قومی سلامتی کو درپیش سائبر خطرات کون سے ہیں؟ معلومات جمع کیجیے اور تلاش کیجیے کہ ان خطرات سے نمٹنے کے لیے کون سی تدابیر اختیار کی جاسکتی ہیں؟

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

۵۔ مختلف اخبارات اور رسائل میں شائع ہونے والی میزائیل کی تصویریں جمع کیجیے اور ذیل میں خالی جگہ پر چسپاں کیجیے نیز ان کے متعلق معلومات لکھیے۔

۶۔ مختلف اخبارات اور رسائل میں شائع ہونے والی سیٹلائٹ کی تصویریں جمع کیجیے اور ذیل میں خالی جگہ پر چسپاں کیجیے نیز ان کے متعلق معلومات لکھیے۔



## ہتھیار بند فوج میں ملازمت کے مواقع

اطلاع:

- ۱۔ درج ذیل معلومات صرف رہنمائی کے لیے ہے۔ اس معلومات کی تصدیق کے تعلق سے بال بھارتی یا مصنف، مدیر اور ناشر قانونی طور پر اور اخلاقی اعتبار سے ذمے دار نہیں ہوں گے۔
- ۲۔ مصدقہ معلومات کے لیے روزانہ اخبارات میں اشتہارات دیکھیے۔
- ۳۔ متعلقہ ویب سائٹس پر جا کر معلومات حاصل کی جاسکتی ہے۔

**Officers in Armed Forces (Entries after X + II)**

Please refer to the UPSC and Armed Services websites and Employment News for schedules and latest parameters.)

1. National Defence Academy (NDA), Pune.
2. Technical Entry for the Army and the Navy.
3. Armed Forces Medical College (AFMC).
4. Armed Forces Medical College entry for Nursing Stream.

**Officers in Armed Forces (Entries after Graduation)**

(Can be attempted while in the final year of graduation)

1. Through Combined Defence Services entrance examination. (Permanent Commission stream or Short Service Commission stream.)
2. Entry for Engineers in all three Services.
3. Legal Cadre and Education Cadre.

**Note :** All entries (except AFMC and Nursing) have SSB interview procedure.



## Entries in Non-Officer Cadre

These are announced by the Directorate of Recruitment for entry as Jawans, Airmen and Naviks. Minimum qualifications are X + II. Some craftsmen are also recruited after X std. There are also technical entries for diploma holders as direct recruitment at Non-Commissioned Officer levels (Naiks and Havildars or equivalent ranks in the Navy and the Air Force).

## Websites for Recruitment in the Armed Forces

### For Army :

<http://www.joinindianarmy.nic.in/>

### For Navy :

<https://www.joinindiannavy.gov.in/>

### For Air Force :

<http://indianairforce.nic.in/>

## Websites for Recruitment in Indian Paramilitary Forces

### 1. Border Security Force (BSF)

<http://bsf.nic.in/en/career.html>

### 2. Central Industrial Security Force (CISF)

[http://www.cisf.nic.in/RECRUITMENT\\_files/RECRUITMENT.html](http://www.cisf.nic.in/RECRUITMENT_files/RECRUITMENT.html)

### 3. Central Reserve Police Force (CRPF)

<http://crpf.nic.in/recruitment.htm>

### 4. Indo Tibetan Border Police (ITBP)

<http://itbp.nic.in/itbpwebsite/index.html>

### 5. Sashastra Seema Bal (SSB)

<http://www.ssbrectt.gov.in/>



## GALLANTRY AWARDS FOR ARMED FORCES

**Those for gallantry other than in the face of the enemy.**

### Ashoka Chakra (AC)



Awarded for most conspicuous bravery, or some act of daring or pre-eminent act of valour or self-sacrifice otherwise than in the face of the enemy.

### Kirti Chakra (KC)



Awarded for conspicuous gallantry otherwise than in the face of the enemy.

### Shaurya Chakra (SC)



Awarded for gallantry otherwise than in the face of the enemy.

**Besides acts of gallantry, there are also awards for other than gallantry actions and achievements, some of these are.**

#### **Param Vishisht Seva Medal**

For distinguished service of the most exceptional order.

#### **Ati Vishisht Seva Medal**

For distinguished service of an exceptional order.

#### **Vishisht Seva Medal**

For distinguished service of a high order.

#### **Sarvottam Yudh Seva Medal**

For distinguished service of the most exceptional order during War/conflict/hostilities.

#### **Uttam Yudh Seva Medal**

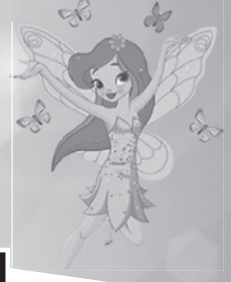
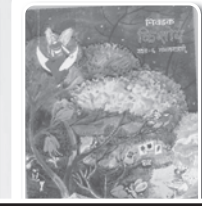
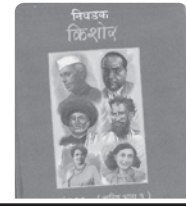
For distinguished service of an exceptional order during war/conflict/hostilities.

#### **Yuddh Seva Medal**

For distinguished service of a high order during war/conflict/hostilities.



# किशोर



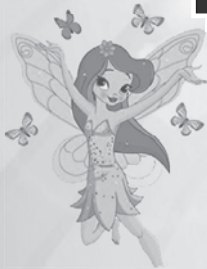
कथा, कविता, कादंबरीका, एकांकिका,  
दीर्घकथा, गंमतगाणी, ललित, छंद, चरित्र,  
विज्ञान, देश-देशांतर, लोककथा

लोकप्रिय व अभिरुचिसंपन्न किशोर  
मासिकातील चाळीस वर्षातील  
निवडक साहित्यांवर आधारित  
'निवडक किशोर'चे १४ खंड



किंमत प्रत्येकी  
₹ १६३/-  
(३०% सूट)

वरील खंड पाठ्यपुस्तक मंडळाच्या सर्व भांडारांत विक्रीसाठी  
उपलब्ध आहेत. १४ खंडांची एकूण किंमत ₹ १६००/-



# किशोर

वरील खंडांच्या खरेदीसाठी मंडळाच्या पुढील विभागीय भांडारांशी संपर्क साधा.

पुणे (०२०- २५६५९४६५), मुंबई (गोरेगाव) (०२२-२८७७१८४२), औरंगाबाद (०२४०- २३३२१७१),  
नागपूर (०७१२-२५२३०७८/ २५४७७१६), नाशिक (०२५३- २३९१५११), लातूर (०२३८२- २२०९३०),  
कोल्हापूर (०२३०- २४६८५७६), अमरावती (०७२१-२५३०९६५), पनवेल (०२२- २७४६२६४५)



महाराष्ट्र राज्या पाठ्यपुस्तक निर्मित  
व अन्वयसकर्म संशोधन मंडळ

महाराष्ट्र राजीये पाठ्ये प्स्तक नरुती वा अरुह्यास करु सुनुशुदरुन मनुडल, पुनुने-

उदु संरकुषणशासुत्र इरुतुता दहावी

₹ 35.00